REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS
FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P. 67.

"ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ"

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۲
ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر۔

شمارہ ۲۳

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

اخبار احمدیہ

قادیان ۵ راحسان (جون)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۳۱ رمئی تک کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمدللہ۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت۔ وسلامتی۔ درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

★— حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو ضعف کی تکلیف چل رہی ہے۔ احباب سیدہ ممدوحہ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں۔

★— بیگم صاحبہ حضرت سید میر داؤد احمد صاحب کی صحت کمزور ہے۔ معدہ کا اثر معدہ پر ہے۔ قے بار بار ہو جاتی ہے۔ احباب محترمہ موصوفہ کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

قادیان ۵ راحسان۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل وعیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

★— مکرم رشید احمد صاحب حیات آف لندن مورخہ ۲ رجون کو قادیان میں مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کے لئے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ (باقی دیکھئے صلا پر)

۵ رجمادی الاول ۱۳۹۳ ہجر ۷ راحسان ۱۳۵۲ ہش ۸ رجون ۱۹۷۳ء

اسرائیل میں احمدیہ مسلم مشن کی تبلیغی و تربیتی مساعی

رپورٹ مرسلہ: مکرم مولوی محمد منور صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کبابیر۔ حیفا

خاکسار کو قلیل عرصہ کے لئے اسرائیل میں خدمتِ اسلام بجالانے کے لئے بھجوایا گیا تھا۔ سوا سال کے بعد یہاں سے روانگی سے قبل گذشتہ پانچ ماہ کے کام کی کسی قدر تفصیل پیش خدمت ہے۔ اس سے پہلے دس ماہ کی تبلیغی رپورٹ قارئینِ بدر ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

زائرین کو تبلیغ

اسرائیل میں اکثریت یہودی مذہب رکھتی ہے لیکن اپنے دین پر عمل کرنے کا دعویٰ کرنے والوں کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ مذہبی لوگ تو ہمارے ہاں کم ہی آتے ہیں۔ البتہ جو صرف قومی طور پر یہودی ہیں وہ کم متعصب ہیں۔ اسی وجہ سے نیز اپنی معلومات میں وسعت پیدا کرنے کے لئے عموماً ٹولیوں کی صورت میں منظم طریق پر آتے رہتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اشتمالی بستیوں میں رہنے والوں کے دو گروپ ہماری مسجد "جامع سیدنا محمودؓ" دیکھنے آئے۔ ایک میں اٹھارہ اور دوسرے میں پندرہ افراد تھے۔ دونوں گروپوں کو علیحدہ علیحدہ اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا اور عبرانی زبان میں لٹریچر پیش کیا۔ دو اور بستیوں کے ساکنین کی طرف سے اطلاع ملی تھی کہ وہ بھی ایک سبت کے روز ہماری مسجد دیکھنے کبابیر آئیں گے۔ چنانچہ وہ اپنے وعدہ کے مطابق بس میں سوار ہو کر آئے۔ خاکسار نے انہیں مسجد کے اندر جمع کر کے انگریزی میں تقریر کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کے اصولوں سے آگاہ کیا۔ ہمارے مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر مکرم فلاح الدین محمد عودہ صاحب نے تقریر کا عبرانی میں ترجمہ کیا۔ سامعین میں سے چند انگریزی سمجھتے تھے بعض کے پاس کیمرے تھے جن سے انہوں نے اجتماع کی تصاویر لیں۔ بعض تقریر کے نوٹ لیتے رہے۔ تمام پختہ عمر کے تھے۔ ان کی تعداد ساٹھ تھی۔ ان میں چند عورتیں بھی شامل تھیں۔ پچیس افراد کی ایک اور جماعت آئی۔ یہ بھی سمجھدار لوگ تھے۔ خاکسار نے ہیڈ ماسٹر صاحب موصوف کو بلا کر انہیں عبرانی میں تقریر کے ذریعہ مسائل سمجھانے کے لئے کہا۔ سامعین کی خواہش پر خاکسار نے بھی مختصر طور پر اپنے متعلق بتایا۔ انہوں نے بھی تصاویر لیں۔ اور کچھ امور نوٹ کئے۔ چھوٹی جماعتوں کے ساٹھ طلبہ وطالبات تین استانیوں کے ہمراہ مسجد دیکھنے آئے۔ مسجد کے باہر کھلے کمپاؤنڈ میں انہیں بٹھا کر خاکسار نے انہیں آسان رنگ میں بتایا کہ جس طرح بنی اسرائیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے عظیم الشان نبی کو بھیجا۔ اسی طرح بعد میں سارے جہان کی ہدایت کے لئے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا۔ اور اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوا ہے۔ اور اسلام کے ذریعہ اب تمام قوموں کو ایک دین پر جمع کرنے کے لئے جماعتِ احمدیہ پُرامن طریق سے جہاد میں مصروف ہے۔ ان کے بعد چھٹی جماعت کے طلبہ وطالبات کے دو درجن بچے ایک استانی کے ہمراہ آئے۔ خاکسار نے انہیں بھی اسلام کے احکام سے مطلع کیا۔

اور بتایا کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام دس احکام لائے تھے اسی طرح ہمارے سید و مولاؐ بھی بہت سے احکام پر مشتمل کتاب قرآن مجید لائے جس کے مختلف زبانوں میں تراجم جماعتِ احمدیہ شائع کر رہی ہے۔ تا لوگ ہلاکت اور نقصان والے راستوں سے بچ جائیں۔ استانی صاحبہ جو انگریزی سمجھتی تھیں، بچوں کو عبرانی میں میری باتیں بتاتی رہیں۔ اور تمام بچے انہیں اپنی اپنی کاپیوں میں نوٹ کرتے رہے۔ بعد میں بچوں نے ہمارے مدرسہ کے طالبعلموں سے دوستانہ فٹ بال میچ کھیلا۔ اور چھٹی ملنے پر ہمارے بچے مہمان بچوں کو دوپہر کے کھانے کے لئے اپنے ساتھ لے گئے۔ استانی صاحبہ نے ہمارے ساتھ کھانا کھایا۔ دار التبلیغ میں انہیں لٹریچر دکھایا گیا۔ اور مزید باتیں گوش گذار کی گئیں۔ جن سے وہ متاثر معلوم ہوتی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ تحریکِ احمدیہ کا مطالعہ ضروری ہے۔

ایک اور اشتمالی بستی سے تین زائرین آئے پہلے نمازِ ظہر کی باجماعت ادائیگی کا طریق مشاہدہ کیا۔ پھر ان کی لیڈر عورت نے انہیں جماعتِ احمدیہ کے متعلق بتایا اور آخر میں خاکسار نے ان کی معلومات میں اضافہ کرتے ہوئے مزید امور پیش کئے۔ انہی میں سے ایک صاحبہ نے جماعت کے متعلق اپنا لکھا ہوا عبرانی مضمون پیش کیا جسے اصلاح اور اضافہ کے بعد بذریعہ ڈاک انہیں بھجوا دیا گیا۔ بعد میں ان کی طرف سے مہمان نوازی اور مضمون کی تصحیح پر شکریہ کا خط موصول ہوا۔

ان میں سے ایک صاحب انگریزی اچھی طرح سمجھتے تھے۔ اور اپنا تعارف ایک فلاسفر کے طور پر کرایا اور اسلام کے متعلق لٹریچر طلب کیا۔ انہیں "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا انگریزی ترجمہ ہدیۃً پیش کیا گیا۔ اپریل کے پہلے ہفتہ میں چوبیس افراد پر مشتمل ایک گروپ آیا۔ انہیں اسلام کے معنے سمجھائے اور جہاد کے متعلق ان کے سوالات کا جواب دیا۔ مئی میں بھی دو درجن نوجوان لڑکے اور لڑکیاں حیفا سے کبابیر آئے اور انہیں اسلامی اصول اور تعلیمات سے آگاہ کیا۔ شادیوں کے متعلق بھی انہوں نے سوال کیا۔ انہیں بتایا گیا کہ گو اسرائیل میں ایک سے زائد شادیاں قانوناً منع ہیں۔ اسلام نے بوقتِ ضرورت اس کی اجازت دی ہے۔

کتب کے ایجنٹ دو یہودی نوجوان دار التبلیغ میں آئے۔ اسلام کے متعلق انہیں زیادہ معلوم نہیں تھا۔ اُن کے سوالوں کے جواب میں انہیں اسلام کی حقیقت سے روشناس کرایا۔ انہوں نے عربی اور انگریزی کتب مطالعہ کے لئے حاصل کیں۔ اور کہا کہ ممکن ہے ان کتب کو پڑھ کر ہم اسلام قبول کر لیں۔ انہیں بتایا گیا کہ دین میں جبر نہیں۔ آپ آزادی سے سوچ بچار کریں۔ اور حق قبول کریں۔

واپسی سفر کے لئے خاکسار ویزا حاصل کرنے تل ابیب گیا۔ برطانوی قنصل خانہ میں ایک ہندوستانی بزرگ نے جن کا تعلق بمبئی سے ہے۔ مجھے پنجابی سکھ سمجھ کر سلام کیا۔ اور تھوڑی سی گفتگو اردو میں ہوئی۔ میں نے انہیں بتایا کہ میرا تعلق جماعتِ احمدیہ سے ہے ... ملک میں اسلام کی تبلیغ کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا بمبئی میں تو آپ کی جماعت کا کوئی آدمی نہیں۔ انہیں جب بمبئی مشن کا ایڈریس بتایا تو ان کی دلچسپی بڑھ گئی۔ میں نے حلقہ تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے انگریزی میں گفتگو شروع کر دی۔

(باقی دیکھئے صٹ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کے چند اہم اقتباسات

فرمودہ ۴ ہجرت ۱۳۵۲ ہش (۴ مئی ۱۹۷۳ء) بمقام ربوہ

۱۳ مئی کے الفضل میں مفصل خطبہ شائع شدہ موصول ہؤا ہے جو بہت سی ایمان افروز حقیقتوں پر مشتمل ہے۔ چونکہ یہ خطبہ کافی طویل ہے اس لئے اسے آئندہ اشاعت میں زینتِ اخبار بنایا جائے گا۔ احباب اس کا انتظار فرماویں۔

اس خطبہ کے علاوہ حضور انور نے بتاریخ ۲۷ مئی ربوہ میں ایک ہنگامی مجلسِ شوریٰ طلب فرمائی اور دو روز قبل حضور نے ملک کے طول وعرض سے نمائندگان کو لازمی طور پر اس میں شریک ہونے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ ان تمام نمائندوں نے اپنے امامِ ہمام کی آواز پر دیوانہ وار لبیک کہتے ہوئے ربوہ میں منعقدہ اس مجلسِ شوریٰ میں شرکت کی۔ اس مجلسِ شوریٰ کی مفصل رپورٹ بھی انشاء اللہ آئندہ پرچے میں دی جائے گی ؛

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

(۱) "اگر نو یا بارہ آدمیوں نے اس قسم کی قرارداد پاس کر دی تو خدا کی قائم کردہ جماعت پر اس کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں جو خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں وہ یہ نہیں کہ جماعتِ احمدیہ غیر مسلم بن جائے گی۔ جس جماعت کو اللہ تعالیٰ مسلمان کہے اُسے کوئی ناسمجھ انسان غیر مسلم قرار دے تو کیا فرق پڑتا ہے"۔

(۲) "میرا اور آپ سب کا بھی یہی ایمان ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نبی اور خاتم الانبیاء ہیں۔ ہم یہی مانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں"۔

(۳) "جب تم یہ کہتے ہو کہ ۵۳ء کے حالات پیدا ہو جائیں گے تو ہمارا دل خوشی سے اُچھل پڑتا ہے۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ کے پیار کے جلوے معمولی حالات سے بڑھ کر ظاہر ہوں گے۔ پس ۵۳ء کا نام لیکر اگر تم حکومتِ وقت کو بزدل سمجھتے ہوئے اُن کو ڈرانے کی کوشش کرتے ہو تو کرتے رہو۔ ہم تو اُن کو بزدل نہیں سمجھتے۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ تم سے ہرگز نہیں ڈریں گے۔ لیکن بہرحال یہ حکومت کا کام ہے ان کے متعلق کچھ کہنا تو میرا کام نہیں۔ لیکن جہاں تک جماعتِ احمدیہ کا تعلق ہے تم گیدڑ اپنی کھوہ سے باہر نکل آئے ہو۔ اور سمجھتے ہو کہ تمہارے چیخنے چلانے سے جماعت احمدیہ کے افراد ڈر جائیں گے۔ ہم ہرگز نہیں ڈریں گے"۔

(۴) "۵۳ء کے فسادات کی حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں کو اُس وقت اتنی ذلت اُٹھانی پڑی تھی کہ اگر وہ ذرہ بھی سوجھ بوجھ سے کام لیتے تو ۵۳ء کا کبھی نام نہ لیتے مگر جماعت احمدیہ نے اس فساد فی الملک میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے عظیم الشان نشان دیکھے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت نے جماعت کو بڑی ترقی عطا فرمائی اس لئے ہمارے حق میں ۵۳ء بڑا مبارک زمانہ ہے جس میں جماعت نے بڑی تیزی سے ترقی کی اور رفعتوں میں کہیں سے کہیں جا پہنچی۔ تربیت کے لحاظ سے بھی اور وسعتِ تبلیغ کے لحاظ سے بھی اور تعداد کے لحاظ سے بھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو بہت ترقی نصیب ہوئی"۔

(۵) "میں آج اُن لوگوں کو جو ۵۳ء کی باتیں شروع کر دیتے ہیں اُن لاکھوں احمدیوں کے متعلق ایک حقیقت بتا دینا چاہتا ہوں تاکہ ہم پر یہ الزام نہ رہے کہ ہمیں حقیقتِ حیاتِ احمدی سے آگاہ نہیں کیا گیا۔ میں ایسے لوگوں کو حضرت خالدؓ بن ولید کے الفاظ میں بتانا چاہتا ہوں "کہیں تم دھوکے میں نہ رہو۔ میں تمہیں یہ حقیقت بتا دیتا ہوں کہ جس قدر پیار تمہیں اس ورلی زندگی کے ساتھ اور اس دُنیا کے عیش و عشرت کے ساتھ ہے۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس سے بڑھ کر پیار احمدی مسلمان کو موت کے ساتھ ہے"

(۶) "یہ حقیقت ہر احمدی پہ روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ اس ورلی زندگی میں انسان کی زندگی ختم نہیں ہو جاتی۔ موت زندگی کا خاتمہ نہیں، ابدی زندگی کا ایک اہم موڑ ہے اور بس"۔

(۷) "جس وقت صحابہؓ کے قول کے مطابق حاکمِ وقت نہ رہے، دُنیا میں قانون نہ رہے، انارکی پیدا ہو جائے، افراتفری پھیل جائے۔ خدا نہ کرے کہ یہ وقت ہمارے ملک کو دیکھنا نصیب ہو لیکن اگر خدانخواستہ ایسا ہؤا تو تمہیں پتہ لگ جائے گا کہ کہنے والے نے سچ کہا تھا ؎

جو خدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں

ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے رُوبۂ زار و نزار

تم لومڑی کا لبادہ اوڑھ کر اور گیدڑ کا لباس پہن کر باہر نکلتے ہو اور چیختے اور چنگھاڑتے ہو اور سمجھتے ہو کہ ہم تم سے مرعوب ہو جائیں گے۔ ہمیں تو خدا تعالیٰ نے شیر کے رعب سے زیادہ رعب عطا فرمایا ہے"۔

(الفضل ۱۳ مئی ۱۹۷۳ء)

خطبہ جمعہ

حقیقی نجات کے لئے اللہ تعالیٰ کی معرفت اور عرفان کا ہونا ضروری ہے

اور

معرفت کا حصول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور محبت کے ساتھ وابستہ ہے

ہمیں نجات کے حصول کی طرف ہر وقت متوجہ رہنا چاہیئے اور اس راہ میں ہر قسم کی قربانیاں کرتے چلے جانا چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۳ فروری ۱۹۶۸ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

نوٹ:۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا چونکہ نیا خطبہ جمعہ موصول نہیں ہوا لہذا پرانا خطبہ ہی احباب کے رُوحانی استفادہ کے پیشِ نظر شائع کیا جا رہا ہے۔ —— (ایڈیٹر)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج میں دوستوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ حقیقی نجات کے طالب بنیں۔ اور اس راہ میں ہر قسم کے مجاہدات کرتے چلے جائیں۔ نجات کے معنی دنیا نے درست نہیں سمجھے۔ مثلاً عیسائی سمجھتے ہیں کہ گناہ کے مواخذہ سے بچ جانے کا نام نجات ہے۔ اور اس غلط سمجھ کے نتیجہ میں وہ نجات کے لئے مسیح کے خون اور کفارہ کے عقیدہ کو دُنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ یہ سب ان کی بھُول ہے۔

نجات کے حقیقی معنے

اس خوشحالی کے ہیں جس کے نتیجہ میں دائمی مسرت اور خوشی انسان کو حاصل ہوتی ہے۔ اور جس کی بھوک اور پیاس انسانی فطرت میں پیدا کی گئی ہے۔ انسان طبعاً اور فطرتاً خوشحالی کا متلاشی ہے۔ میں ایک چھوٹی سی مثال آپ کو اپنے ایک نئے نو مسلم جرمن بھائی کے ایک خط کی دیتا ہوں۔ انہوں نے جب ہم فرینکفورٹ میں تھے اس وقت بیعت کی۔ اور اسلام لائے۔ کچھ عرصہ ہوا غالباً دو یا تین ہفتے ہوئے اُن کا ایک خط مجھے ملا۔ وہ خط بڑا پیارا ہے۔ اس لئے کہ وہ فطرتِ انسانی کی آواز ہے۔ اس خط میں انہوں نے لکھا کہ دُنیا خوشحالی کی تلاش میں سرگرداں پھرتی ہے۔ اور انہیں وہ حاصل نہیں ہوتی۔ میں اسلام لایا تو

اسلام کی حسین تعلیم

کے نتیجہ میں میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ مجھے ساری دُنیا کی خوشیاں حاصل ہو گئی ہیں۔ یعنی وہ فطرتی آواز جس کو اسلام لانے سے قبل وہ خود بھی نہیں سمجھ سکتے تھے۔ اُسے انہوں نے سمجھا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اسلام لانے کی جو توفیق دی ہے اس کے نتیجہ میں فطرت کا یہ تقاضہ کہ مجھے خوشحالی ہر وقت نصیب رہے پُورا ہو گیا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔

انسان نے مال اور دولت اور مادی ترقی میں خوشحالی کی تلاش کی مادی لحاظ سے ترقیات تو اس نے بہت حاصل کر لیں۔ بڑے مالدار بھی ہو گئے۔ لیکن خوشحالی اُسے نصیب نہیں ہوئی۔ امریکہ ہے۔ روس ہے۔ یورپ کی اقوام ہیں۔ مادی لحاظ سے وہ بڑی ترقی یافتہ ہیں۔ بڑی امیر قومیں ہیں۔ ہر قسم کی مادی اور جسمانی سہولتیں انہیں حاصل ہیں۔ ہم میں سے اکثر ان کا تصوّر بھی یہاں نہیں کر سکتے لیکن پھر بھی ان کے دِل خوش نہیں۔ اور یہ احساس ان کے اندر پایا جاتا ہے کہ وہ مقصد جسے ہماری فطرت، جسے ہمارے نفس حاصل کرنا چاہتے تھے وہ ہمیں حاصل نہیں ہوا سیاسی اقتدار اور

دُنیا میں غلبہ حاصل کرنے

کی بھی انسان نے کوشش کی۔ اور اس میں اپنی خوشحالی کو سمجھا۔ لیکن امریکہ ہی کو دیکھ لو سیاسی اقتدار اور غلبہ کے نتیجہ میں اس قوم نے خوشحالی تو کیا حاصل کرنی تھی ہزاروں کی تعداد میں اپنے بچوّں کو دنیا کے مختلف خطوں میں مروا رہے ہیں۔ اور جو چیزیں وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ انہیں حاصل نہیں ہو رہیں۔ غرض انسان کی فطرت کے اندر خدا تعالیٰ نے یہ رکھا ہے کہ وہ ایک ایسی خوشحالی حاصل کرے جس کے نتیجہ میں

دائمی اور ابدی مسرتیں اور لذتیں

اُسے حاصل ہوں۔ اس کے لئے اُس نے ہمیں تعلیم بھی دی ہے۔ اور اسلام کے ذریعہ ہم پر اس خوش حالی کی راہیں بھی کھولی ہیں۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ حقیقی خوشحالی جو دائمی مسرتوں کا موجب ہوتی ہے۔

عرفانِ الٰہی کے بغیر ممکن نہیں

اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کی معرفت ہی ہے جس کے نتیجہ میں ہمیشہ کی خوشیاں انسان کو مل جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا جب حقیقی عِلم انسان کو ہوتا ہے تو اس کے دو معنے کئے جاتے ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کی جلالی صفات کا اس پر ظہور ہوا۔ اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی جمالی صفات کا اس پر ظہور ہوا جس وقت اللہ تعالیٰ کی جلالی صفات کا کسی انسان پر ظہور ہو تو اس کا دِل اپنے ربّ کے خوف سے کانپ اُٹھتا ہے۔ اور یہ حقیقت اس پر آشکار اور نمایاں ہو جاتی ہے کہ خدا کا غضب ایک ایسی آگ ہے جو جلا کے رکھ دیتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی جب

اللہ تعالیٰ کی جمالی صفات

کا اس پر جلوہ ظاہر ہوتا ہے اور حُسن کی تجلی اس پر ہوتی ہے تو اس کا دل اپنے ربّ کی محبت سے بھر جاتا ہے۔ ان دو جلووں کے بعد وہ اپنے ربّ کو سچے معنے میں پہچاننے لگ جاتا ہے۔ اور اپنے ربّ کی قدر جو اس کے دِل میں ہونی چاہیئے وہ پیدا ہو جاتی ہے۔ ورنہ دوسروں کا تو یہ حال ہوتا ہے کہ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ۔ جنہوں نے اس کی ذات۔ اس کے جلال اور جمال کا مشاہدہ نہیں کیا وہ اس کی قدر کو کیا جانیں۔ لیکن جب ایک مسلمان اپنے ربّ کی جلالی اور جمالی صفات کا اپنی زندگی میں مشاہدہ کرتا ہے اور اس یقین پر قائم ہو جاتا ہے۔ اور اس حقیقت کو پالیتا ہے کہ اس قادر و توانا کی ناراضگی ایک لحظہ کے لئے بھی برداشت نہیں کی جا سکتی۔ تو تمام گناہوں سے وہ نجات پا جاتا ہے۔ ہر اس چیز کے کرنے سے اس کی رُوح اور اس کا جسم کانپ اٹھتا ہے۔ جس کے کرنے کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ میں تم سے ناراض ہو جاؤں گا۔ غرض ایک ہی جلوہ جلالی صفات کا جب ظاہر ہوتا ہے تو

ہر قسم کے گناہوں سے نجات

دلاتا ہے بشرطیکہ معرفت کامل اور حقیقی ہو ادھوری نہ ہو۔ اور جب اللہ تعالیٰ کے حُسن کو انسان دیکھتا ہے تو اس کی محبت سے دل لبریز ہو جاتا ہے۔ اور اس محبت الٰہی کے سمندر میں وہ غرق ہو جاتا ہے۔ اور محبت کی آگ جسمانی خواہشات کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ وہ ہر ممکن کوشش (اپنی فکر اور تدبر اور اپنے عمل سے) کرتا ہے کہ اپنے اس محبوب اور مطلوب کو اور اس کی رضا کو حاصل کر لے۔ اور وہ اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ حقیقی لذت اور سرور خدا تعالیٰ کی محبت ہی میں ہے۔ تب وہ نجات پاتا ہے۔ کیونکہ تب اسے حقیقی اور سچی خوشحالی نصیب ہوتی ہے اور اس کی فطرت کے اندر اللہ تعالیٰ نے جو ایک لگن لگائی ہے اس کا تعلق پختہ طور پر اس کے پیدا کرنے والے کے ساتھ قائم ہو جائے وہ مقصد اس کو حاصل ہو جاتا ہے۔ پس حقیقی نجات کے لئے معرفت اور عرفان کا ہونا ضروری ہے۔

اور جب

اللہ تعالیٰ کی صفات کی اور اس کی ذات کی معرفت

اور اس کے جلال اور جمال کے جلوے انسان کو حاصل ہو جاتے ہیں تو وہ گناہ سے اس سے زیادہ ڈرنے لگتا ہے جتنا اس پیالہ سے جس کے متعلق اُسے یقین ہوتا ہے کہ اس کے اندر مہلک زہر گھُلا ہوا ہے۔ وہ اس کے قریب نہیں جاتا۔ وہ اس سے ایک قطرہ بھی پینے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اِس طرح ہر اس چیز سے انسان بچتا ہے جس کے متعلق قرآن کریم میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں یہ پایا جاتا ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ گناہ سے کلی نجات اُسے حاصل ہو جاتی ہے۔

اور جب وہ

اپنے ربّ کا پیار

دیکھتا ہے۔ وہ پیار جو اُسے اپنی ماں اور باپ سے بھی نہیں ملا تھا۔ اور وہ پیار جو دُنیا کا کوئی پیار کرنے والا شخص یا اشخاص اُسے نہیں دے سکتے تو بس وہ اُسی پر فدا ہو جاتا ہے۔ اور اس کی اپنی کوئی مرضی باقی نہیں رہتی۔ وہ اس دنیا میں ہی اللہ تعالےٰ کی رضا کی جنتوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ غرض نجات کا تعلق صرف اخروی زندگی میں بھی کسی وقت ختم نہیں ہوتی۔ یعنی اس کی ابتداء تو ہے مگر اس کی انتہا نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک ابدی زندگی اپنے بندوں کے لئے اُس دُنیا میں مقدر کی ہوئی ہے۔ پس یہ سمجھنا کہ نجات ہمیں دوسری دُنیا میں مل جائے گی۔ لیکن اس دُنیا میں اس کے کوئی آثار ظاہر نہیں ہوں گے یہ حماقت ہے۔ اسی دنیا میں انسان نجات حاصل کرتا ہے۔ اس دنیا میں وہ یہ ثابت کرتا ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کو کچھ اس طرح سے پہچان لیا ہے کہ وہ اس کی ناراضگی کو ایک لحظہ کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ اور کچھ اس طرح اس نے اس کی معرفت حاصل کر لی ہے۔ اس کے جمال اور اس کے حُسن کو دیکھ لیا ہے کہ وہ اپنی ہر چیز بلکہ اپنے نفس کو بھی اس کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور اسی میں اس کی ساری لذت ہے۔ اور اس کا یہ مطلب ہے کہ ایک ذاتی محبت اور پیار اُس

پاک اور اعلیٰ اور عظیم ہستی

کے ساتھ اُسے ہو جاتا ہے کہ اس کے بعد وہ اس محبت میں ہی اپنی جنّت کو پاتا ہے۔ کسی انعام اور ثواب کا خواہش مند نہیں ہوتا۔ اس دنیا میں ہر قسم کی تلخیاں اس محبوب کے لئے برداشت کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ اور اُس دُنیا میں یعنی اُخروی دُنیا میں بھی کسی اور ثواب کی وہ خواہش نہیں رکھتا۔ سوائے اس ثواب کے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے جلوے ہر آن اس پر جلوہ گر ہوتے رہیں۔ غرض نجات اس دنیا ہی میں مل جاتی ہے۔ اور اس نجات کے حصُول کے لئے انتہائی قربانیاں اور انتہائی مجاہدات کرنے ہمارے لئے ضروری ہیں اور ہمارے ہی فائدہ کے لئے ہیں۔ اس نجات کے حصُول کے لئے کسی اور کے خون یا کسی اور کو صلیب پر چڑھانے کی ضرورت نہیں۔

اپنے نفس کی قربانی

دینی پڑتی ہے۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

"کوئی خون تمہیں فائدہ نہیں پہنچا سکتا ہے۔ سوائے اس خون کے جو یقین کی غذا سے خود تمہارے اندر پیدا ہو"

اور حقیقت یہ ہے کہ جب یہ خون ہمارے اندر پیدا ہو جائے اور عرفان کو ہم حاصل کر لیں تو پھر عصیان ہمارے دل کے اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ سب گند دُور ہو جاتے ہیں۔ سب خوشیاں حاصل ہو جاتی ہیں۔ سب پاکیزگیاں اس گھر کا حصہ بن جاتی ہیں اور اللہ تعالےٰ کے بے شمار فضل اور نعمتوں کے جلوے انسان اپنی زندگی میں مشاہدہ کرتا ہے۔

پس نجات کے لئے معرفت کا حصول ضروری ہے۔ اور معرفت کے حصُول کا ذریعہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں

نبیٔ اکرمؐ کی کامل اتباع اور محبّت

کو بتایا ہے۔ پس نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس قسم کی محبت اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ کہ آپ کی ہر حرکت اور آپ کے ہر سکون کو نقل کرنے کی خواہش ہر وقت دل میں موجزن رہے یعنی اتباع اسوۂ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دنیا کی ہر چیز قربان کرنے کے لئے انسان تیار ہو جائے۔ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان یہ بھی ہے (گو ہم نے حضورؐ کے سارے ہی احکام کی اتباع کرنی ہے) کہ

مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِهٖ فَقَدْ مَاتَ مِيْتَةً الْجَاهِلِيَّةِ۔

دراصل نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کسی کی اطاعت ہمارے لئے ضروری ہے۔ اگر کسی سے رشتہ محبت قائم رکھنا ہم پر واجب ہے تو صرف اس لئے کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے۔ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے پیار کے ساتھ اپنے

اُس فرزندِ جلیل کا ذکر

فرمایا جو اس آخری زمانہ میں دُنیا کی طرف مبعوث ہونے والا تھا۔ آپ کے اس محبت کے اظہار کی وجہ سے ہمارے دل بھی اس عظیم فرزند کے لئے محبت کے جذبات پاتے ہیں اور بڑے شدید جذبات پاتے ہیں۔ اس لئے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں بھی اپنے اس فرزند کے لئے ہم عظیم محبت کے جذبات دیکھتے ہیں۔

پھر نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میرے خلفاء کی سنت کی بھی اتباع کرو۔ اس لئے ہمارے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم آپؐ کی محبت سے مجبور ہو کر آپؐ کے فرمان کے مطابق

آپؐ کے خلفاء سے تعلّق

رکھیں اور اُن سے محبت کا رشتہ قائم کریں۔ اور ان کی سنت کی بھی اتباع کرنے کی کوشش کریں۔ ورنہ اندھیروں کی موت ہمارے نصیب میں ہوگی۔ اور جو شخص ایسا نہیں کرتا وہ اندھیرے میں ہے۔ اُسے اپنی فکر کرنی چاہیئے۔

اصل بات یہ ہے کہ نجات کے حصُول کا ذریعہ قرآن کریم نے نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپؐ کے ساتھ انتہائی محبت رکھنا بتایا ہے۔ اگر ہم اس دُنیا میں نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو وہ موقوف ہے کامل معرفت پر۔ اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ معرفت (کامل معرفت جو انسان کے دل میں اللہ تعالےٰ کا حقیقی خوف اور اس کے لئے حقیقی محبت کو قائم کرتی اور اس کے ساتھ ذاتی تعلق پیدا کرتی ہے) تم حاصل نہیں کر سکتے جب تک ایک نمونہ جو کامل اور مکمل اور اعلیٰ ہے تمہارے سامنے نہ رکھا جائے۔ وہ نمونہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات میں تمہارے سامنے رکھا گیا ہے۔ اس نمونہ کو سامنے رکھو۔ اس کی محبت اپنے دل میں پیدا کرو۔ اور کسی صورت میں بھی اس کی اتباع سے باہر نہ نکلو۔ جو وہ کہتا ہے وہ کرو۔ جس رنگ میں وہ عبادت بجالانے کے طریق بتاتا ہے۔ اور جس طرح پر وہ مخلوق کے ساتھ ہمدردی یا حسنِ سلوک کی تعلیم دیتا ہے اس پر عمل کرو۔ ہر چھوٹی اور بڑی بات میں بہرحال تم نے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کرنی ہے۔

پس ایک احمدی کو یہ بات سمجھ لینی چاہیئے کہ

ہماری زندگی کا مقصد یہ ہے

کہ ہم اُس خوشحالی کو حاصل کریں جس کے نتیجہ میں دائمی مسرت اور دائمی خوشیاں ملتی ہیں۔ اور جس کی بھوک اور پیاس اللہ تعالیٰ نے ہماری فطرت کو لگا دی ہے۔ اور جس کے لئے عرفان کا حصُول ضروری ہے۔ ایسی معرفت جس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کی صفات (جلالی بھی اور جمالی بھی) انسان پر جلوہ گر ہوتی ہیں۔ جس کے بعد انسان کا دل خدا تعالےٰ کے خوف سے بھر جاتا ہے۔ یہ خوف کہ کہیں وہ ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔ کیونکہ ہم اس کی ناراضگی کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اور جس کے نتیجہ میں ہمارا دل اس کی محبت سے لبریز ہو جاتا ہے۔ وہ محبت جو ہر غیر سے ہمیں بے نیاز کر دیتی ہے۔ غیر اللہ کے ساتھ محبت یا اُن کے ساتھ کوئی لگاؤ باقی نہیں چھوڑتی۔ اپنا نفس بھی انسان بھول جاتا ہے۔ تمام انسانی خواہشات کو چھوڑ کر اللہ تعالےٰ کے رضا کے حصُول کی تڑپ ہوتی ہے جو اس کی جان اور اس کی رُوح بن جاتی ہے اور ذاتی محبت اللہ تعالےٰ کے لئے انسان کے دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔

قرآنِ کریم کہتا ہے

کہ نجات اگر تم حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (جو کامل اور مکمل اُسوہ ہیں) کی اتباع کرو اور آپؐ کیلئے حقیقی اور سچی محبت اپنے دل میں پیدا کرو۔ تب خدا تعالیٰ کی محبت پاؤ گے۔ اس کے بغیر نہیں پا سکتے۔ پس ہمیں نجات کے حصول کی طرف ہر وقت متوجہ رہنا چاہیئے۔ اور اس راہ میں ہر قسم کی قربانیاں اور مجاہدات کرتے چلے جانا چاہیئے۔ اس دُعا کے ساتھ کہ اللہ تعالےٰ ہماری ان حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے کہ ہر خیر اس کے فضل پر منحصر ہے۔ انسان اپنی کسی طاقت یا اپنے کسی عمل یا اپنی کسی قربانی یا کسی ایثار سے خدا تعالیٰ کی محبت کو حاصل نہیں کر سکتا۔ نجات کو نہیں پا سکتا اس کے لئے ضروری ہے کہ

اللہ تعالےٰ کا فضل

ہی ہم پر نازل ہو۔ اور وہ تھوڑے کو بہت سمجھ لے۔ ذرہ حقیر کو اعلیٰ سمجھ لے۔ وہ ایک ذرّہ ناچیز کو اپنی دو انگلیوں کے درمیان پکڑ لے۔ اور اس ذرّہ ناچیز کے ذریعہ اپنی قدرت نمائی کے سامان پیدا کر دے۔ وہ جو سب قدرتوں والا ہے۔ وہ جو تمام فضلوں اور برکتوں والا ہے۔ وہ اپنے بندے پر فضل اور رحمت اور برکت کی بارشیں نازل کرنا شروع کر دے۔

نجات اُسی کے فضل پر منحصر ہے

اور اسی کے حصُول کو جذب کرنے کے لئے محمد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپؐ کی محبت کا حکم دیا گیا ہے۔

اللہ تعالےٰ ہمیں سمجھ عطا کرے اور ہمارے لئے عرفان کی راہوں کو ہمیشہ کھولتا چلا جائے۔

اٰمین ٭

درخواست ہائے دُعا

(۱)۔ مدرسہ احمدیہ قادیان کے چند طلباء مورخہ ۴ مئی کو گورداسپور میں مولوی فاضل کا امتحان دینے گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے آمین۔

خاکسار جاوید اقبال اختر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

(۲)۔ خاکسار کے برادرِ نسبتی مکرم عبد الحفیظ صاحب امسال B. ED کمپارٹمنٹ کا امتحان دے رہے ہیں احباب سے ان کی نمایاں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار جلال الدین نیر انسپکٹر بیت المال قادیان

(۳) خاکسار کے برادرِ اصغر سید عبد المجید صاحب نے امسال B. Sc. کا امتحان دیا ہے نمایاں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار سید مبارک احمد قادیان

پیکرِ صدق و صفا حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی الٰہ دین رضی اللہ عنہ

از محترم جناب سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآبادی - ربوہ

۲

یہ ایک حقیقت ہے کہ جب کبھی کسی ملک میں سیاسی انقلاب آتا ہے تو حکمران خاندان اور طبقہ کے علاوہ اس ملک کے معزز خوشحال اور ذی حیثیت افراد بالعموم ادبار، نکبت، ابتلاء و آزمائش کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ستمبر ۱۹۴۸ء میں مملکت اسلامیہ آصفیہ کی شکست اور حکومت ہند کے تسلط و قبضہ کے بعد مسلمانانِ حیدرآباد پر جو قیامت ٹوٹی تھی اس کی دل سوز اور دلخراش داستان کیسے بیان ہو۔ اور وہ کس طرح لکھی جائے

انگلیاں فگار اپنی خامہ خونچکاں اپنا

حیدرآباد دراصل اتحادِ اربعہ کی ایک کڑی تھا ایک سلک مروارید کا گوہر آبدار تھا۔ یہ اتحادِ اربعہ تھا غرناطہ کا۔ بغداد کا۔ دہلی کا۔ اور پھر حیدرآباد کا۔ یہ چاروں مراکز تہذیب و تمدن اور ثقافت و ادب کے مخزن تھے

اندازہ کیجئے یہ حقیقت کتنی جاں سوز اور دلخراش ہے کہ سقوطِ حیدرآباد کے نتیجہ میں نہ صرف آٹھ سو سالہ سیاسی اقتدار کا خاتمہ ہو گیا بلکہ معاشی طور پر بھی مسلمان تباہ و برباد ہو گئے۔ بعضوں پر حکومتِ ہند کے تسلط کے ساتھ ہی ابتلاء و آزمائش کا لامتناہی دور شروع ہوا اور بعضوں کو کچھ مہلت مل گئی۔ لیکن تباہ اور برباد سب ہی ہوئے۔ ستمبر ۱۹۴۸ء کے اس سیاسی انقلاب سے کچھ ہی عرصہ پہلے میرے والد اللہ کو پیارے ہو گئے تھے اور ان کی کثیر جائداد اور وسیع کاروبار کے انصرام کی ذمہ داری کا بوجھ ان کے ناتجربہ کار فرزندوں کے کمزور اور ناتواں کندھوں پر آن پڑا تھا۔ یہ امتحانِ وفا ان کے لئے روزِ اول سے مقدر تھا۔ چار پانچ سال کے بعد حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب رضی اللہ عنہ ہم فلاکت زدہ ستم رسیدہ اور پریشان حال افراد کی صف میں شامل ہو گئے۔ اس اجمال کی مختصر روداد یہ ہے:۔

(نوٹ:۔ وقت کی رعایت سے اس روداد کو حذف کر دیا گیا اور حضرت سیٹھ صاحب کی زندگی کے کئی ایک واقعات میں سے اس صحبت میں صرف تین پیش ہیں)

جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے سقوطِ حیدرآباد کے بعد ہی سے ہم بھائیوں کا وسیع کاروبار نیرنگیٔ زمانہ اور سیاسی انقلاب کی نذر ہونے لگا تھا لیکن حضرت سیٹھ صاحبؓ کا بالخصوص دفتی کاروبار ۱۹۵۳ء تک نہایت عمدگی اور کامیابی کے ساتھ چلتا رہا۔ میں اچھے اور خوشحالی کے زمانہ میں بھی اور مصائب و آلام کے دور میں بھی ان کی پاک، ایمان افروز اور روح میں بالیدگی پیدا کرنے والی صحبت سے استفادہ کی غرض سے ہر ہفتہ ہی ان کی خدمت میں حاضری دیا کرتا تھا۔ چنانچہ ۱۹۵۰ء میں ایک دن ایسی صحبت سے واپس ہوتے ہوئے ان سے عرض کیا کہ کسی فوری ادائیگی کے لئے میں قرض حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ دعا فرمائیے کہ اس کے حصول میں مجھے کامیابی اور آسانی نصیب ہو آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں کس قدر رقم کی اس وقت ضرورت ہے تو میں نے عرض کیا کہ بیس ہزار کی۔ اسی وقت اس رقم کا چیک لکھ کر مجھے مرحمت فرما دیا۔ نہ ہی میرے وہم و گمان میں اس سے پہلے یہ خیال آیا تھا کہ میں حضرت سیٹھ صاحب سے ایسی درخواست کروں اور نہ یہ توقع ہو سکتی تھی کہ اتنی بڑی رقم جو آج کے ایک لاکھ روپے سے کسی طرح کم نہیں ہم بھائیوں کو اتنی آسانی سے مل جائے گی۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے لئے میں مبہوت سا رہ گیا اور پھر مجسم شکر و سپاس۔ اس وقت جو سقیم اور پریشان کن حالات ہمارے تھے اور ان میں جو شبانہ روز پیچیدگیاں اور الجھنیں پیدا ہو رہی تھیں ان کے پیشِ نظر میں نے بڑے تکلف اور بڑی ہچکچاہٹ سے اس قرضِ حسنہ کی واپسی کے لئے دو سال کی مہلت طلب کی جو بڑی خوش دلی اور خندہ پیشانی کے ساتھ منظور فرما لی گئی۔

تجربہ بھی ہے اور مشاہدہ بھی کہ جب کوئی عمارت بوسیدہ ہو کر منہدم ہونے لگتی ہے تو اس کو گرنے سے بچانے کے لئے معمولی سہارے کام نہیں دیا کرتے۔ حضرت سیٹھ صاحب کے عطا کردہ قرض کے بعد بھی کتنے ہی لاکھ روپے دیگر قرضوں اور بعض اثاثوں کی فروختگی کے ذریعہ ہمارے کاروبار میں آئے۔ اگرچہ ان سے وقتی طور پر سہارا تو ملا لیکن یہ سب مل کر بھی ہمارے درد کا مداوا نہ بن سکے۔ اور آہستہ آہستہ یہ تلخ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہونے لگی کہ یہ سفید پوشی اور موٹر نشینی اب زیادہ عرصہ تک برقرار نہ رہ سکے گی۔ اور حالات کی نزاکت اور ابتری نے بالآخر ہمیں اس فیصلہ پر مجبور کیا کہ وہ قدم اٹھایا جائے جس کا محض خیال آج دس سال کا طویل عرصہ گزر جانے کے بعد بھی میرے دلِ ناصبور کی حرکت کو تیز کر دیتا ہے۔ چنانچہ میرے چھوٹے بھائی عزیزم غلام محمود نے اعلیٰ تعلیم کے علاوہ اپنی کم عمری کی بنا پر قسمت آزمائی کے لئے ممالکِ متحدہ امریکہ کا رُخ کیا۔ اور میں اور میرے منجھلے بھائی عزیز معین الدین نے پاکستان کو ہجرت کی اور شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن زندگی کے بقیہ دن اس ملک میں کاٹ رہے ہیں۔ لیکن آج بھی صحیفۂ دل پر بہت سی تابندہ نشانیاں ہیں جو درد بھی ہیں اور درماں بھی

رگا ہے ڈھیر راکھ کا ہم بجھا چکے دل کو لیکن
بہت دنوں تک دبی دبی سی آگ سے کا رواں رہ گئی

حضرت سیٹھ صاحب نے اپنی وسیع القلبی اور سیر چشمی سے ہمارے قرضِ حسنہ کی واپسی کے لئے منہ مانگی دو سال کی مہلت عطا کی تھی اور جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے اس عرصہ میں کتنے ہی بڑے اور چھوٹے مزید قرضے ہم پر واجب ہوئے جو وقت پر واپس ادا نہ کئے جا سکے تھے۔ جب یہ مدت منقضی ہونے لگی تو ایک دن ان کی خدمت میں حاضر ہو کر میں نے اپنی کمال ندامت اور انتہائی شرمندگی کا اظہار کیا تو نہایت خوش دلی اور خندہ پیشانی سے فرمایا کہ تمہیں اس طرح متاسف ہونے کی چنداں ضرورت نہیں۔ میں جب کسی کو قرض دیتا ہوں تو میری یہ نیت ہوتی ہے کہ اگر وہ قرضدار نے واپس دے دیا تو لے لوں گا اور اگر کسی وجہ سے وہ ایسا نہ کر سکا تو وہ رقم میری طرف سے اسے معاف ہے۔ میں تم بھائیوں کے موجودہ سقیم حالات سے ناواقف اور بے خبر نہیں ہوں اور مجھے تم عزیزوں کی شرافت اور نیکی سے توقع ہے کہ حالات کی مساعدت اور اسباب کی فراہمی پر تم میرے اور دوسروں کے دئے ہوئے قرضوں کو واپس کر دو گے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ ان کی یہ نیک توقع صحیح ثابت ہوئی اور اپنی ہجرت سے پہلے ہم نے اپنی جائداد بقیہ اثاثے بلکہ اثاث البیت تک فروخت کر کے ان کا قرض اور دیگر قرض خواہوں کے واجبات ادا کر دئے تھے اگرچہ حضرت سیٹھ صاحب کا عطا کردہ قرضہ واپس ہو گیا تھا لیکن ان کا احسان آج بھی باقی ہے اور وہ تاحیات نہ بھلایا جا سکے گا۔ انشاء اللہ

(نوٹ:۔ حضرت سیٹھ صاحب کی فرم کے زیرِ نگرانی جو چار فیکٹریاں تھیں جن میں حکومت کا ۵۱ فیصد سرمایہ تھا وہ بہتر کارکردگی کے نام پر کس طرح برلا برادرس کے حوالے کر دی گئیں اس کا ذکر حذف کر دیا گیا ہے)

مملکتِ اسلامیہ آصفیہ میں ۱۹۴۷ء تک قانون محصول آمدنی (انکم ٹیکس) موجود نہ تھا۔ یہ محصول اسی سال پہلی مرتبہ حیدرآباد میں نافذ کیا گیا۔ مثل مشہور ہے بات سے بات نکلتی ہے اور چراغ سے چراغ جلتا ہے محصول آمدنی کا ذکر کیا آیا اپنے قدردان ساتھی اور محبت کرنے والے دوست نواب بہادر یار جنگ بہادر کی یاد تازہ ہو گئی۔ ان کی سیاسی بصیرت اور چشمِ بینا نے اپنے وطن کی سیاسی تباہی و بربادی سے دس سال قبل ہی حیدرآباد کے کاخ ایوان کی اینٹوں کو جھڑتے دیکھ لیا تھا۔

اس پس منظر میں مملکتِ اسلامیہ آصفیہ حیدرآباد کے تحفظ کے لئے وسیع پیمانے پر دفاع کے انتظامات کرنے کا پروگرام بنایا۔ اور یہ بدیہی امر ہے کہ

کام بے دولت نہ چرخ کہن چلتا نہیں

ان انتظامات کے کثیر اخراجات کی پابجائی کے لئے محصول آمدنی دو سال کے استقدامی اثر (Retrospective) کے ساتھ ۱۹۴۵ء سے عائد کیا گیا جو اس کا متحمل ہو سکتا تھا۔ قبل اس کے کہ وہ تشخیص ہو کر وصول کیا جاتا حیدرآباد کا سقوط عمل میں آ گیا اور ایک سال بعد اس کا نفاذ حکومتِ ہند کے ذریعہ ہوا سابقہ حکومت کے دور میں چونکہ حساباتِ تشخیص آمد کے لئے کسی سرکاری محکمہ میں پیش کرنے کی ضرورت لاحق نہ ہوا کرتی تھی اس لئے وہ صحیح مرتب کئے اور رکھے جاتے تھے۔ نئے دور میں اکثروں نے دوسرے حسابات تیار کر لئے جن میں اصل آمد کے مقابلہ میں بہت کم آمد دکھلائی گئی تھی۔ بعضوں نے نئی نئی دستاویزات شراکت کاروبار مرتب کر لینے میں بھی دریغ نہ کیا اور بے مایہ حصہ داروں کے ناموں کا بھی اضافہ کر دیا تاکہ منافع زیادہ شرکاء میں تقسیم ہو کر محصول آمدنی کم عاید ہو اکثر غیر مسلموں نے تو یہ عذر داری بھی پیش کی کہ سیاسی کشمکش کے دوران مسلم رضاکاروں نے ان کے کاروبار کو لوٹ لیا اور ان کے حساب کتاب کو جلا کر خاک سیاہ بنا دیا۔ حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی کی دیانت اور سچائی ایسے صریحی غیر منصفانہ عمل کی کس طرح متحمل ہو سکتی تھی۔ محصول آمدنی کے ماہروں اور دوسرے ہمدردوں کے مشوروں کو پس پشت ڈالتے

ہو ۔ ے اور عواقب و نتائج کی پرواہ کئے بغیر اپنے ذاتی کاروبار کے حسابات تشخیص آمد تعین محصولات کے لئے من وعن پیش کر دیئے۔ انکم ٹیکس آفیسر کی ماہرانہ نگاہ سے ان کی یہ دیانت اور سچائی کیونکر پوشیدہ رہ سکتی تھی۔ وہ ان کے اس حسن عمل سے اس قدر متاثر ہوا کہ ان کے حسابات کو بغیر کسی ترمیم یا اضافہ کے قبول کر لیا۔ حضرت سیٹھ صاحب جیسے ہی مردانِ صدق وصفا کے بارہ میں کہا گیا ہے ؎

کشاکش دردل سمجھتے ہیں اس کو
ہلاکت نہیں موت ان کی نظر میں

چنانچہ اس مردِ حق نے دیانت اور صداقت کی قربان گاہ پر کثیر آمدنی والے اپنے کاروبار کی قربانی بشاشت قلب کے ساتھ پیش کر دی۔

جمیز یک دنگہ بلند و مستی شوق
نہ مال و دولت قارون نہ فکر افلاطون

اس مرد قلندر کے ہاں اس سرمایہ کے سوا جو کاروبار میں زیر دوراں تھا نہ کوئی اندوختہ تھا اور نہ اس کا کوئی بنک بیلنس۔ لاکھوں روپیہ کا ٹیکس عاید ہوا جس کی ادائیگی کی یہی صورت ہو سکتی تھی کہ وہ اقساط سے ادا ہو اور ظاہر ہے کہ اتنے بھاری ٹیکس کی قسط کوئی معمولی نہیں ہو سکتی تھی۔ چنانچہ ان اقساط کی ماہوار ادائیگی کی بناء پر کاروباری سرمایہ انحطاط پذیر ہونے لگا۔ اور ان کا یہ ذاتی کاروبار پہلے مفلوج اور بالآخر ختم ہو گیا۔

رسنہ نام اللہ کا

تیسرا کاروبار جو ان کے بھائی اور بھتیجوں کے اشتراک سے تھا اس پر ٹیکس حضرت سیٹھ صاحب کے ذاتی کاروبار سے بہت زیادہ عاید ہوا جو ان کے بھتیجوں نے خود ادا کر دیا لیکن ان کا حصہ ختم کر دیا۔ اس وقت حضرت سیٹھ صاحب کے بھائی احمد بھائی الہ دین صاحب فوت ہو چکے تھے۔

اس امر کا بھی ذکر ہو چکا ہے کہ تقسیم ہند سے پہلے حضرت سیٹھ صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے توسط سے مرکز سلسلہ میں رہنے والے بزرگوں کو نذرانے، بیواؤں، یتیموں اور طلبا اور مستحقین کو وظائف دیا کرتے تھے اور یہ سلسلہ قیام پاکستان کے بعد بھی جاری رہا لیکن ۱۹۴۹ء میں ہندوستانی سکہ کی شرح تبادلہ میں کمی واقع ہوئی اور اس کے نتیجہ میں کچھ مسائل ایسے پیدا ہوئے کہ ہندوستان اور پاکستان کے مابین رقوم کی منتقلی اور تبادلے پر تحدید عاید کر دی گئی۔ اس طرح وظائف کی ادائیگی کا سلسلہ بند ہو گیا۔ اور یہ امر حضرت سیٹھ صاحب کے لئے بڑے کرب اور قلق کا موجب بنا۔ لیکن جلد ہی یہ تعطل ختم ہو گیا

اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضل اور بے انتہا کرم سے راقم الحروف کو شعور و آگہی کی عمر کو پہنچتے ہی جماعتی ملی قومی اور ملکی امور میں

لقد رزقت بھرپور حصہ لینے کی توفیق ملی ہے میری ان دلچسپیوں اور خدمات کو حضرت سیٹھ صاحب نے ہمیشہ استحسان کی نظر سے دیکھا تھا اور ہمیشہ میری حوصلہ افزائی فرمائی تھی۔ وہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جماعت احمدیہ حیدرآباد کے دو افراد ایسے ہیں جن کو انہوں نے ہر نماز اور دعا میں یاد رکھا ہے ایک مولوی سید بشارت احمد صاحب کو (جن کے ذریعہ انہیں احمدیت کی دولت ملی۔) اور دوسرے اس خاکسار کو۔ دراصل یہ ان کی بلند حوصلگی تھی اور ان کا ارفع ظرف تھا کہ ہماری ان خدمات کو انہوں نے تعریف و توصیف کا مستحق سمجھا۔ اور اپنی دعاؤں میں کبھی نہ بھولے میرے لئے ملت اور طریقت کی راہ میں اتنا اعزاز بھی بہت ہے اور اتنی قدر و منزلت بھی خاصی، کہ خدمت و ایثار کی منزلوں میں وہ اپنے ہم سفروں کو یاد رکھتے تھے

حضرت سیٹھ عبد اللہ بھائی الہ دینؓ نے ۸۵ سال کی خاصی لمبی عمر پائی۔ اور اس طویل زمانے میں سوائے قوت سماعت کے جو ابتداء ہی سے قدرے متاثر تھی ان کے قویٰ و جوارح برابر کام کرتے رہے۔ ہم نے کم ہی انہیں بیمار اور فراش دیکھا ہے۔ عمر کے آخری حصے تک وہ چلتے پھرتے رہے۔ یہاں تک کہ فریضۂ نماز بھی کھڑے ہو کر ادا کیا کرتے تھے۔ بہرحال انسانی زندگی کا انجام موت ہے ؎

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہور ترتیب
موت کیا ہے انہی اجزا کا پریشاں ہونا

اور ان عناصر کا ظہور ترتیب ایک ہفتہ کی بیماری سے بکھر گیا۔ علالت کی خزاں ان کی زندگی کے چمن زار میں آئی اور زندگی کا یہ لہلہاتا چمن فنا کی نذر ہو گیا اور ۲۶ ر فروری ۱۹۶۲ء کو اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی

انا للہ وانا الیہ راجعون

جنازے کے اٹھائے جانے سے قبل سینکڑوں افراد نے جن میں احمدی، غیر احمدی، ہندو، پارسی اور عیسائی کی تخصیص نہ تھی۔ ان کے بھولے بھالے ان کے جسد خاکی کا آخری دیدار کیا اور خان عبد الکریم بابر خاں نے جو مہدوی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ دعا سے پہلے ہی مجھ سے بڑے غمگین لہجہ میں کہا "نعش کیا ہوگی۔ نور ہو گا نور"۔ مجھے اس پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ رؤیا یاد آئی جو آپؓ نے حضرت سیٹھ صاحب کی بیعت سلسلہ سے بہت پہلے دیکھی تھی کہ وہ ایک کرسی پر متمکن ہیں اور فرشتے آسمان سے ان پر نور کی بارش کر رہے ہیں۔ خان بہادر نے جو بات زبان سے کہی تھی میری آنکھوں نے نہ صرف وہی نظارہ دیکھا بلکہ ان کے چہرہ کو متبسم بھی پایا

نشانِ مردِ مومن با تو گویم
چو موت آید تبسم برلب اوست

اور وہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم سے بہشتی مقبرہ قادیان کے قطعۂ خاص میں آسودۂ خاک اور محوِ استراحت ہیں۔

ایک ایسی قابل فخر اور نادر روزگار ہستی جو گفتار و کردار میں اللہ کی برہان تھی آج ہمارے درمیان نہیں ہے لیکن اس کی صفاتِ عالیہ ہمیشہ یاد رہیں گی اور ہماری موجودہ اور آئندہ نسلیں ہزار پہلو اور ہزار رنگ میں ان سے ہدایت پائیں گی۔ وہ یگانۂ روزگار تھے اور ان یگانۂ روزگار میں سے ایک جو چمنستان زندگی میں خال خال ہی پیدا ہوتے ہیں اور چمن زار ہستی میں بہار نو پیدا کرتے ہیں

ایک ایسے باکمال اور باصفات بزرگ کے ان حالات و کوائف اور اذکار سے ہمارے لئے راہ حیات میں بہت سی روشنیاں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں اگر ہم نے ان سے استفادہ کیا تو میں یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں گا کہ اپنے ممدوح کے ان مختصر سوانح کو ضبط تحریر میں لانے سے میری کوششیں بار آور ہو گئی ہیں۔ بہرحال ہدایت کی راہ سرخرو کے لئے ہر وقت کھلی ہے۔ ضرورت اس پر خلوص دل سے گامزن ہونے کی ہے۔ اپنے بزرگوں کو خراج تحسین پیش کرنے کا یہ طریقہ سب سے اچھا ہے کہ ہم ان کی زندگی سے سبق سیکھیں۔ ان کے اذکار سے فیضان پائیں اور ان کے اعمال سے اپنے روز و شب سنواریں اور یوں ان کے نام کو زندہ رکھیں

آئیے ہم سب مل کر حضرت سیٹھ عبد اللہ بھائی الہ دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نیک نام کو تابندہ سے تابندہ تر بنانے کی کوشش کریں

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہیے اس بحرِ بیکراں کے لئے

⁂ ⁂ ⁂

حضرت مصلح موعود کا فرمان

اور

ایک خاص قربانی کرنے والے مجاہد

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"تم وہ درخت ہو جس کے نیچے دنیا نے پناہ لینی ہے۔ تم وہ آواز ہو جس کے ذریعہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فخر کریں گے۔ اور اپنے خدا کے حضور کہیں گے کہ اے میرے رب جب میری قوم نے قرآن پھینک دیا تھا اور تیرے نشانات کی قدر کرنے سے منہ موڑ لیا تھا تو یہی چھوٹی سی جماعت تھی جس نے اسلام کے جھنڈے کو تھامے رکھا۔ اسے مارا گیا۔ اسے بدنام کیا گیا۔ اسے گھروں سے بے گھر کیا گیا اور اسے مصیبت کی چکیوں میں پیسا گیا مگر اس نے تیرے نام کو اونچا کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی ..... یہ امر اٹل ہے کہ خدا کا دین پھیل کر رہے گا۔"

(الفضل ۱۲ر اپریل ۱۹۴۹ء)

اس پر محترم ایس ایم شہاب احمد صاحب کینیڈا نے عمل کیا ہے۔ آپ کو اپنی موجودہ معقول ملازمت سے جواب مل چکا ہے کہ اگست سے برقرار نہ رہے گی۔ اس کے باوجود آپ نے پالفعل ستر روپے کا گراں قدر وعدہ کیا اور اب صدقہ سمیت چھ صد روپے بھجوائے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ میں نے دفتر دوم میں انتیس سال پہلے اولین وعدہ پانچ روپے کیا تھا۔ اور بظاہر اگست سے میں بھوکا ہوں گا بمعہ مصائب اور پریشانیوں سے ایسا گھبرا ہوں کہ پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ سو احباب اس مخلص مجاہد کے لئے جس نے دین کو دنیا پر اور اپنی بھوک اور احتیاج پر ضروریات دین کو ترجیح دی ہے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل و رحم سے اس بلا کو ٹال دے اور ان کے ایمان و اموال میں بہت برکت دے آمین

وکیل المال تحریک جدید قادیان

جناب چیف منسٹر صاحب جموں و کشمیر کی طرف سے

مسجد احمدیہ پونچھ کی مرمت کیلئے امداد دینے کا اظہار

مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ مسجد کمیٹی پونچھ کی طرف سے مسجد احمدیہ فضل کی مرمت وغیرہ کی ریلیف دینے کے بارہ میں درخواست کرنے پر مکرم جناب چیف منسٹر صاحب جموں و کشمیر نے مکرم ڈویژنل کمشنر صاحب جموں کو ریلیف دینے کے لئے توجہ دلائی۔ جناب ڈویژنل کمشنر صاحب نے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب پونچھ کو ہدایت فرمائی کہ یہ مسجد ہم نے دیکھی ہے اس کی حالت جوں کی توں ہے۔ فوری طور پر اس کیس کو سفارش کے ساتھ بھجوائیں تا اس مسجد کو ریلیف دی جا سکے۔ جماعت احمدیہ ان سب حکام کی تہ دل سے ممنون ہے جنہوں نے اظہار ہمدردی اور تعاون فرماتے ہوئے مسجد احمدیہ فضل پونچھ کی ریلیف کے لئے سفارش فرمائی ہے۔

ناظر امور عامہ قادیان

اسرائیل میں احمدیہ مسلم مشن کی تبلیغی و تربیتی مساعی

اور جماعت کے مقاصد تعداد اور تبلیغی سرگرمیوں کے سلسلہ میں تفصیلی بیان دیا۔ اس گفتگو کو سن کر پاس ہی بیٹھے ہوئے ایک امریکن پادری صاحب کو توجہ ہوئی۔ وہ سادہ لباس میں تھے اور انہیں اسلام کے کسی سمجھدار نمائندہ کی جستجو تھی کیونکہ وہ تین چار ماہ کے بعد ایک مذہبی اجتماع کا انتظام کر رہے ہیں جس میں اسلام پر تقریر کرنے کے لئے انہیں ایک مقرر کی ضرورت تھی۔ خاکسار نے محترم مولوی جلال الدین صاحب قمر کا نام اور پتہ انہیں لکھوایا انہوں نے احمدیت کے بارے میں پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔ واقعہ صلیب کے متعلق احمدیہ نقطۂ نگاہ انہیں سمجھایا گیا۔

ہمارا عربی مجلہ البشریٰ ایک عرب عیسائی کے مطبع میں چھپتا ہے۔ عید ولادت مسیح کے موقع پر ہم تین افراد اُن کے گھر عکہ گئے۔ ان کے ایک بھائی عیسائیت کی تبلیغ کا شوق رکھتے ہیں۔ ان سے متعدد مسائل کے متعلق گفتگو ہوئی۔ ان کے بہن بھائی، والدہ اور چند مہمان بھی گفتگو میں شریک رہے۔ سب نے محسوس کیا کہ اسلام کا پلہ بھاری ہے اس نوجوان نے خود بھی کئی بار شکست کا اعتراف کیا اور لاجواب ہوتا رہا۔ اس کے ساتھیوں نے اسے ملامت کی اور ہمارا ساتھ دیا۔ عکہ شہر میں متعدد مقامات پر گئے اور کوشش کی کہ کہیں کسی بہائی سے ملاقات ہو جائے مگر وہاں بہائیت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔

کرسمس کے موقع پر ایک امریکن پادری سے ملنے ناصرہ گئے جو معمدانی کنیسہ کے اس ملک میں واحد نمائندہ ہیں۔ خاکسار کے ہمراہ تین اور احباب بھی تھے عیسائیت کے موضوع پر ان سے اچھی گفتگو ہوئی اور ان کی خواہش پر اجازت لے کر واپس آ گئے۔ اسی کنیسہ کے ایک ممتاز رکن امریکہ واپس جا رہے تھے۔ محترم مولوی جلال الدین صاحب قمر اور تین احباب کی معیت میں ان سے ملاقات کی۔ اور ان کے حالات سے تعارف حاصل کیا۔ انہیں اہل امریکہ کے لئے یہ پیغام دیا کہ اس زمانے کے امام ظاہر ہو چکے ہیں جو مسیح موعود ہیں۔ اب دنیا میں انہی کی اطاعت سے حقیقی امن پیدا ہوگا اور بنی نوع انسان باہم بھائی بھائی بن کر رہیں گے اور جنگ کو اپنی مشکلات کا حل نہیں سمجھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اہل امریکہ اس پیغام کو خوشی سے سنیں گے

سی آئی ڈی کے ایک افسر ملاقات کے لئے آئے اور کہا کہ کیا میرے ہاں کمیونسٹوں کا لٹریچر آتا ہے جو حکومت کو پسند نہیں۔ خاکسار نے کہا کہ حکومت کی اجازت سے اسرائیل میں کمیونسٹوں کا مرکز موجود ہے اور ان کے نمائندے آپ کی

بقیہ صفحہ اول

پارلیمنٹ میں بھی ہیں۔ پھر ان کے لٹریچر پر کیوں پابندی لگائی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قانونی طور پر تو اجازت ہے مگر عملاً ہم ان کی جدوجہد کو پسند نہیں کرتے۔ خاکسار نے بتایا کہ ہم بھی ان سے اختلاف رکھتے ہیں اور اس کے ثبوت کے طور پر چند ماہ قبل شائع شدہ ادارتی مقالے اور مضامین اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کمیونزم کے خلاف خطبات جمعہ کے عربی تراجم البشریٰ سے پیش کئے جن سے ان کی تسلی ہو گئی اور رسالہ ساتھ لے گئے۔

ایک بار ایک چرچ میں گئے جو حضرت الیاس علیہ السلام کا چرچ کہلاتا ہے۔ وہاں ایک ہسپانوی راہب سے ملاقات ہوئی جس نے الیاس نبی کے متعلق بتایا کہ وہ آسمان پر چلے گئے ہیں۔ محترم مولوی جلال الدین صاحب قمر نے سوال کیا کہ وہ کب نزول فرمائیں گے؟ جواب دیا گیا کہ قیامت کے روز۔ خاکسار نے کہا کہ ان کے متعلق تو انجیل میں لکھا ہے کہ ان کی واپسی کی پیشگوئی پوری ہو چکی ہے اور حضرت یحییٰ علیہ السلام ان کے قائمقام ہیں تو وہ جلدی سے کہنے لگے کہ ہاں آپ کی بات درست ہے اور قیامت کے روز واپس آنے والی بات غلط ہے۔ ان کی سادہ لوحی سے احباب بہت محظوظ ہوئے۔

اُردن سے ایک عرب مسلمان یہاں تشریف لائے اور باتوں باتوں میں کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ اس وقت یہی معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو ذلیل کیا جائے اور وہ تنزل کا شکار رہیں۔ خاکسار نے بتایا کہ معاملہ اس کے برعکس ہے اور اس کے ثبوت کے طور پر ظہور امام مہدی علیہ السلام اور خلافت احمدیہ کے مستقل نظام کو پیش کیا جس سے انہیں اطمینان ہوا اس وقت عرب مسلمانوں میں عموماً مایوسی اور خدا تعالیٰ سے ناراضگی کی رو پائی جاتی ہے مستقبل کی بہتری کی امید سے وہ خالی ہو چکے ہیں اور قابل رحم حالت میں ہیں۔ اردن کے مفتوحہ علاقہ سے ایک مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر صاحب ایک دوست کے ہاں تشریف لائے ہم سے بھی ان کا تعارف ہوا۔ اور احمدیت کے اغراض و مقاصد اور ضرورت و اہمیت کے متعلق ان کے سوالات کا جواب دیا۔ ہماری گفتگو سے وہ بہت خوش ہوئے اور البشریٰ ہر ماہ بھجوانے کے لئے کہا جو بھجوایا جا رہا ہے۔ دو عرب دوست ناصرہ سے آئے۔ انہیں ایک احمدی عزیز کے ہاں تبلیغ کی گئی۔ تین اور دوست باہر سے آئے۔ ان تک بھی احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا ایک سُنی اور ایک شیعہ عرب دوست آئے انہیں مہدیہ کے متعلق چار گھنٹے تک تفصیل سے بتایا گیا۔ ایک سُنی نوجوان کا خیال تھا کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے۔ ڈیڑھ دو گھنٹہ تک اسے اسلام کی صحیح تعلیم سے

آگاہ کیا اور چند دوسرے استفسارات کا جواب دیا

یوم التبلیغ

گزشتہ سال اگست میں ایک یوم التبلیغ منایا گیا تھا جس کے نتائج خوشکن ثابت ہوئے تھے۔ دوسرا یوم التبلیغ تین مارچ کو منایا گیا۔ اکیس احباب پر مشتمل چھ وفود بھجوائے گئے۔ باوجودیکہ موسم خراب تھا بارش اور برف کی وجہ سے چلنے پھرنے میں مشکلات تھیں۔ تاہم دوستوں نے سات شہروں اور بستیوں کا دورہ کر کے دو ہزار کتب و رسائل تقسیم کئے اور متعدد افراد سے مل کر پیغام حق پہنچایا۔ بعض دوستوں نے اشاعتِ لٹریچر کے لئے پچیس ۲۵ پونڈ عطیہ کے طور پر دئے۔ اور جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا کہ اس کے مستعد افراد نے وقت اور مال قربان کر کے لوگوں کو آسمانی پیغام سے روشناس کرایا ہے۔ کچھ زمانہ کے بعد وفود کے سربراہوں نے حوصلہ افزا رپورٹیں پیش کیں اور لوگوں کے حسن استقبال کی تعریف کی۔ چند دنوں کے بعد ان مقامات کے رہنے والوں کی طرف سے تین افراد کے خطوط موصول ہوئے کہ وہ مزید معلومات حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں۔ ایک سیکنڈری سکول کے طالب علم نے لکھا کہ وہ اور اس کے دس دوست سلسلہ کا مزید مطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں کتب بھجوائی گئیں۔ ایک صاحب نے بعض استفسارات کئے جن کا جواب لکھا گیا۔ چند ہفتوں کے بعد خاکسار اور کچھ احباب نے مل کر ایک اور بڑی بستی طبہ باآس میں لٹریچر تقسیم کیا۔

بہائیوں کے مرکز میں

کئی ماہ سے خاکسار کی خواہش تھی کہ بہائی حضرات سے تعارف پیدا کیا جائے۔ گزشتہ سال عکہ اور حیفا گیا تھا۔ حیفا میں باب اور بہاء اس کی قبریں بھی دیکھی تھیں مگر کسی بہائی سے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ اب جبکہ وطن واپسی کی اجازت ملی تو خاکسار نے ایک دوست سے کہا کہ بہائیوں میں سے کسی ذمہ دار آدمی سے ملاقات کا انتظام کریں انہوں نے بذریعہ ٹیلیفون حیفا مرکز میں ملاقات کے لئے وقت طلب کیا۔ جواب ملا کہ کل فون کریں۔ اگلے دن دریافت کیا تو کہنے لگے کہ ہمیں ملاقات کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ ہمارے دوست نے کہا کہ ہمارے مبلغ عنقریب یہ ملک چھوڑ رہے ہیں صرف تعارف مقصود ہے۔ آپ کے کسی ذمہ دار فرد سے ملنا چاہتے ہیں جواب دیا گیا کہ بہت اچھا کل ٹیلیفون کریں۔ تیسری بار دریافت کیا گیا تو جواب ملا کہ ہمارا کوئی روحانی لیڈر نہیں ہے۔ نو افراد پر مشتمل ایک بڑی مرکزی

کونسل ہے۔ اس نے کہا ہے کہ دو ہفتے کے بعد فلاں صاحب سے ملیں۔ ۱۲ فروری کو دو احباب کی معیت میں چار بجے شام ان کے ہاں گیا اور ایک گھنٹے تک دو اصحاب سے ملاقات ہوئی۔ دونوں انگریز تھے اور چند سالوں سے حیفا میں مذہبی خدمات انجام دینے کے لئے آئے تھے گفتگو سے معلوم ہوا کہ ارض مقدسہ میں بہائیت کی تبلیغ نہیں کی جاتی مقامی لوگوں میں سے کوئی بھی ان کے ساتھ شامل نہیں۔ نہ انہیں تقاریب کے لئے بلایا جاتا ہے۔ نہ ان کے پاس کوئی ملنے آتا ہے۔ نہ ہی یہاں ان کا کوئی تعلیمی، تربیتی یا تبلیغی ادارہ ہے۔ گزشتہ سالوں میں ان کی لائبریری ہفتہ میں ایک دن پبلک کے لئے کھلتی تھی اب اسے صرف بہائیوں کے لئے مہینے میں دو بار کھولا جاتا ہے باہر سے بہائی قبروں کی زیارت کے لئے آتے ہیں۔ کونسل کے اعضاء میں سے کچھ ایرانی اور باقی انگریز ہیں۔ عرب ایک بھی نہیں

خاکسار نے انہیں تحریک احمدیت کے متعلق ضروری باتیں بتائیں۔ ایک درجن عربی، فارسی اور انگریزی کتب پیش کیں جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیں۔ میں نے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص بہاء اللہ پر ایمان نہ لائے تو اس کا انجام آپ کے عقیدہ کے مطابق کیسا ہوگا؟ انہوں نے کہا کہ یہ اس کا ذاتی معاملہ ہے ممکن ہے وہ روحانی لحاظ سے ہم سے بہتر ہو۔

چند ہفتے ہوئے ان کی کونسل کے نئے اراکین کے انتخاب کا اعلان ہوا تھا۔ ان میں سے دو ایرانی پانچ امریکن اور دو انگریز ہیں۔ پانچ سال کے بعد پھر انتخاب ہوگا۔

انگریزی اخبار کے ایڈیٹر کو خط

گزشتہ سال ایک ڈکشنری شائع ہوئی تھی اس کا نام "پولیٹیکل ڈکشنری آف دی مڈل ایسٹ" ہے۔ اس میں جماعت احمدیہ کے بارہ میں ایک مغالطہ آمیز نوٹ خاکسار کی نظر سے گزرا۔ اس سال کے شروع میں انگریزی روزنامہ "دی یروشلم پوسٹ" کے ایڈیٹر کو خط لکھ کر غلطیوں کی اصلاح کی طرف توجہ دلائی۔ اس خط کی نقول ڈکشنری کے مولفین اور مذکورہ نوٹ لکھنے والی خاتون ڈاکٹر حوا کو بھجوائیں۔ ایڈیٹر نے بھی شائع کرنے کی بجائے میرا خط ڈکشنری کے ایک مولف کو بھیج دیا۔ اور مجھے لکھا کہ وہ آپ کو براہ راست جواب دیں گے ایک ماہ تک انتظار کے بعد ایڈیٹر کو پھر خط لکھا گیا اور ساتھ ہی پہلے خط کی نقل بھجوائی گئی کہ چونکہ ابھی تک جواب نہیں آیا اس لئے خط شائع ہو جانا چاہیئے۔ اسی اثنا میں مولف صاحب کا جواب آیا کہ ہمیں افسوس ہے کہ آپ کو ہمارے نوٹ سے اختلاف ہے لیکن چونکہ ہم تنقیدی نقطۂ نظر سے لکھا گیا ہے اور نوٹ لکھنے والی نہایت قابل خاتون ہیں اس لئے ہم فی الحال کچھ نہیں کہہ سکتے

ہاں آپ کی خوشنودی کے لئے ہم یہ لکھنا چاہتے ہیں کہ جب اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن شائع ہو تو اس میں بعض باتیں آپ کی منشاء کے مطابق لکھ دی جائیں گی اور بعض باتیں حذف کر دی جائیں گی۔

جواباً لکھا گیا کہ ہم آپ سے حق انتقاد چھیننا نہیں چاہتے۔ نہ ہی لکھنے والی محترمہ کی قابلیت کے منکر ہیں البتہ غلط عقاید ہماری طرف منسوب کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اور نوٹ سے ظاہر ہے کہ لکھنے والی خاتون ہماری جماعت سے بالکل بے خبر ہیں اور چند سطور لکھنے سے پہلے انہوں نے کسی باخبر آدمی سے مشورہ بھی نہیں کیا مثلاً یہ لکھنا کہ جماعت احمدیہ کے عقاید پر ہندومت کا اثر ہے۔ یا جماعت احمدیہ حلول اور تجسم کا عقیدہ رکھتی ہے حقیقت سے کوسوں دور ہے یا مثلاً یہ کہنا کہ احمدی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آخری نبی اور خاتم النبیین یقین کرتے ہیں۔ ہماری طرف سو فیصدی جھوٹا عقیدہ منسوب کرنے کے مترادف ہے۔ اسی طرح یہ لکھنا کہ احمدی جہاد کے منکر ہیں صریح غلط بیانی ہے۔ ڈاکٹر حوا نے لکھا کہ حلول اور تجسم کا الزام غلط سہی مگر کیا آپ حضرت مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے اور چونکہ ان کے بعد اور کوئی نبی آپ کے عقیدے کے مطابق نہیں آیا اس لئے وہ آخری نبی ہیں۔ چونکہ غیر احمدی خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کرتے ہیں اس لئے ان معنوں کے لحاظ سے بانی سلسلہ احمدیہ خاتم النبیین ٹھیرے۔ لہٰذا یہ عقیدہ آپ کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے۔ خاکسار نے اس کا مسکت جواب لکھا اور ان کے معروضہ امور کی اغلاط واشگاف کیں اور جہاد کے سلسلہ میں بھی مفصل اور مدلل جواب بھجوایا۔

اس مقابلہ کی خط و کتابت کے بعد ۱۵ اپریل کے [illegible] میں خاکسار کے خطوط کے کچھ حصے اور نیچے مؤلفہ کے خاکسار کے نام خط میں سے کچھ فقرات شائع کئے گئے جن میں غلطیاں واقع ہونے پر افسوس ظاہر کیا گیا تھا۔ اور اگلے ایڈیشن میں ان کی اصلاح کا وعدہ تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف اور ڈاکٹر حوا کے ایماء سے ایسا ہوا تھا کیونکہ اس کے چند دن بعد مؤلف صاحب کا خط موصول ہوا کہ میں سوچ رہا تھا کہ غلطیوں کی اصلاح کے لئے نوٹ شائع کرا دوں لیکن چونکہ اخبار کے ایڈیٹر نے ہم دونوں کے خطوط کے ضروری حصے شائع کر دیئے ہیں اس لئے اسی پر اکتفا کریں۔ اور ہماری طرف سے یہ مقابلہ ختم سمجھیں۔ الحمد للہ کہ ہماری کوشش نتیجہ خیز ثابت ہوئی اور اخبار کے قارئین پر حقیقت واضح ہو گئی نیز اگلے ایڈیشن میں اصلاح کا وعدہ [illegible] آ گیا

یوم مصلح موعود

خاکسار نے محسوس کیا ہے کہ احباب یہاں اجتماعات میں زیادہ دیر نہیں بیٹھ سکتے لہٰذا پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق انہیں زیادہ معلومات بھی نہیں ہیں اس لئے ۲۰ فروری سے چار روز قبل یعنی جمعہ کے روز سے اس عظیم الشان پیشگوئی کے متعلق بیان کرنا شروع کیا۔ خطبہ جمعہ میں پیشگوئی کا پس منظر اور الہامی الفاظ کا ترجمہ سنایا۔ اسی روز مغرب کی نماز کے بعد اس پیشگوئی کا ایک پہلو بیان کیا۔ اور اسی طرح روزانہ مغرب کی نماز کے بعد بیان کرتا رہا۔ احباب عشاء تک بیٹھے رہتے اور اس پیشگوئی کے متعلق گفتگو اور سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہتا۔ ۲۰ فروری کو عام اجتماع میں اس کے متعلق تقاریر کی گئیں اور یہ ایمان افروز بیان پانچ روز تک مسلسل جاری رہا۔

۲۰ فروری کو مدرسہ احمدیہ میں تعطیل کی گئی اور طلبہ و سٹاف کو صحن مدرسہ میں جمع کر کے مختصر تقاریر کے ذریعہ بچوں کو اس پیشگوئی کے مضمون سے آشنا کرایا گیا۔ ایک مختصر تقریر میں خاکسار نے بچوں کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ اس زمانے میں بھی اپنے پاک اور پیارے بندوں سے باتیں کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بچپن کا ایک واقعہ سنایا جبکہ حضور کی عمر نو دس سال کی تھی۔ ایک بچے نے ایک کتاب میں لکھا ہوا دیکھا کہ اب جبریل علیہ السلام نازل نہیں ہوتے۔ حضور نے اسے ٹوک کر کہا کہ نازل کیوں نہیں ہوتے۔ میرے ابا جان پر روزانہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام لے کر نازل ہوتے ہیں بچے نے ضد کی اور کتاب کی تحریر پر اڑا رہا۔ آخر یہ معاملہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور پیش ہوا اور حضور نے تصدیق فرمائی کہ واقعی جبریل علیہ السلام اب بھی نازل ہوتے ہیں۔ تقریر کے اختتام پر بچوں سے پوچھا کہ اس زمانہ میں کن پر اللہ تعالیٰ کا کلام نازل ہوا ہے تو بچوں نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام اور حضور کے مقدس خلفاء کے نام لئے۔ بچوں میں شیرینی تقسیم کی گئی اور دوپہر تک بچوں اور بچیوں نے الگ الگ مختلف کھیلوں میں حصہ لیا۔

اس سے دو روز قبل احمدی خواتین کے اجتماع میں پیشگوئی مصلح موعود اور جماعتی ذمہ داریوں کے موضوع پر ایک گھنٹہ تقریر کی۔

دورہ غزہ

غزہ میں متعدد اصحاب بیعت کر چکے ہیں۔ گزشتہ سال اس نئی جماعت کو رجسٹر کرانے کے سلسلہ میں ملٹری گورنر صاحب کو درخواست بھجوائی تھی۔ بہت یاددہانیوں کے بعد ۲۶ فروری کو اس کی اجازت مل گئی۔ جماعتی رسالہ البشریٰ بھجوانے اور چندہ وغیرہ جمع کرنے کی بھی اجازت مل گئی۔ الحمد للہ۔ دو روز بعد خاکسار دو احباب کے ہمراہ غزہ گیا اور غزہ سٹرپ کے گورنر سے ملاقات کر کے اجازت دینے پر [illegible] شکریہ ادا کیا۔ وہیں غزہ کے سیکرٹری [illegible] سے بھی تعارف ہوا۔ ہمیں یقین دلایا گیا کہ جماعتی کاموں میں حکومت کی طرف سے کوئی روک نہیں پیدا کی جائے گی۔

صدر جماعت محترم شیخ ابو سردانہ صاحب کے مکان پر واپس پہنچے تو متعدد احمدی اور غیر احمدی احباب ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے ان سے تربیتی و تبلیغی گفتگو رات بارہ بجے تک جاری رہی۔ اگلے دن شعبہ ادیان کے ڈائریکٹر کے پاس گئے وہ یکم مارچ سے اس عہدہ کا چارج لینے والے تھے۔ اور غزہ میں یہ نیا شعبہ جاری کیا گیا تھا۔ اور مقامی نظام کا خیال تھا کہ ہمارے شیخ ابو سردانہ صاحب اس افسر کے نائب اور معاون مقرر کئے جائیں۔ یہ ملاقات بھی بہت مفید ثابت ہوئی اور اسلام کے متعلق افسر موصوف کی بہت سی غلط فہمیاں دور ہو گئیں۔ غزہ کے صدر صاحب اور جماعت کے دوسرے احباب بعد میں یہاں آتے رہے۔ ان کے مشورہ سے مسجد کے لئے قطعہ زمین کے حصول کیلئے درخواست بھجوائی گئی ہے امید ہے جلد منظور ہو جائے گی۔ ہمارے احباب کی مالی حالت اچھی ہے۔ اور وہ بفضلہ تعالیٰ مسجد کی تعمیر مکمل کر سکیں گے۔

گزشتہ سال غزہ کے احباب میں سے دو مرد اور ایک عورت نے حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔ غزہ چونکہ مفتوحہ علاقہ ہے اور اس کے مستقبل کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا اس لئے اہل غزہ کو سعودی حکومت حج سے نہیں روکتی۔ البتہ اسرائیل سے کوئی مسلمان وہاں نہیں جا سکتا۔ مسلمانوں کے احتجاجات اور اپیلیں اس سلسلہ میں اب تک سعودی حکومت کو قائل کرنے میں ناکام رہی ہیں۔ جماعت غزہ ابھی ابتدائی مراحل میں سے گزر رہی ہے۔ اور زیادہ دعاؤں کی محتاج و مستحق ہے۔

زیارت بیت المقدس

عید الاضحی کی مناسبت سے رئیس الدولہ کی طرف سے دعوت نامہ آیا جماعت کے سیکرٹری تبلیغ صاحب کے ہمراہ خاکسار بیت المقدس پہنچا پہلے مسجد اقصیٰ اور قبہ صخرہ میں نوافل ادا کئے۔ وہاں سے دیوان رئیس الدولہ گئے۔ رئیس الدولہ تو امریکہ کے دورہ پر گئے ہوئے تھے۔ پارلیمنٹ کے سپیکر صاحب نے ان کی قائمقامی کی۔ ان سے ملاقات کے علاوہ متعدد وزراء حکومت سے تعارف ہوا۔ ناصرہ کے مسلمان میئر صاحب، مختلف مقامات سے قاضی شرعی اور معززین آئے ہوئے تھے۔ ان سے بھی ملنے اور گفتگو کرنے کا موقع میسر آیا۔ چونکہ خاکسار کی وطن واپسی کی خبر پریس میں چھپ چکی تھی اس لئے وزیر الادیان صاحب نے خاص طور پر ذکر الوداع کہا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ بیرونی ممالک کے مراسلین جرائد سے تعارف ہوا۔ تین اصحاب نے لٹریچر کا مطالبہ کیا اپنے پتہ جات دیئے جنہیں یہاں سے کتب بھجوائی گئیں۔ دو جاپانی نامہ نگاروں سے تعارف ہوا۔ انہوں نے احمدی جماعت کا نام نہیں سنا تھا۔ جب انہیں بتایا گیا کہ کچھ عرصہ سے جاپان میں بھی احمدی مبلغ بھجوایا جا چکا ہے تو وہ بہت خوش ہوئے اور ہمارا ایڈریس حاصل کیا۔ پاس ہی ایک اسرائیلی افسر کھڑے تھے انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا کہ جاپانی بے دین ہیں انہیں ضرور تبلیغ کریں۔ یہ مسلمان ہو جائیں گے۔ خاکسار نے جواب دیا اسلام کا پیغام سب اقوام کے لئے ہے۔ اس سفر میں خاکسار نے محسوس کیا کہ بیت المقدس میں جماعت کا مرکز تبلیغی لحاظ سے مفید ہو سکتا ہے

لیکچرز

یہود اور عرب میں مفاہمت پیدا کرنے کے لئے ایک سوسائٹی چند سالوں سے حیفا میں کام کر رہی ہے۔ اس کی طرف سے خاکسار کو تقریر کے لئے دعوت نامہ موصول ہوا۔ ۲۷ مارچ کو مغرب کے بعد ایک درجن تعلیم یافتہ اور معزز احباب کے سامنے انگریزی میں جماعت احمدیہ کے متعلق ایک گھنٹہ تقریر کرنے کا موقع میسر آیا جس کے بعد سوالات کا موقع سامعین کو دیا گیا۔ میٹنگ کی صدارت ایک مشہور وکیل نے کی۔ ان کی اہلیہ محترمہ نے جو بہت ذہین اور تعلیم یافتہ خاتون ہیں باتوں باتوں میں کہا کہ مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ اسلام علم حاصل کرنے کی طرف اپنے پیروؤں کو توجہ دلاتا ہے کیونکہ ہمارے ہاں تورات میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو علم کے درخت سے دور رہنے کی تلقین کی تھی۔ حاضرین میں سے بعض نے یہودی مذہب کی طرف سے دفاع کی کوشش کی۔ مگر محترمہ نے سب کو لاجواب کر دیا۔ عرب دوست بھی متاثر اور محظوظ ہوئے۔

جلسہ سیرت النبی صلعم

۱۴ اپریل کو امسال جامع سیدنا محمود میں روایتی شان کے ساتھ جلسہ سیرت النبی منعقد کیا گیا۔ مدرسہ احمدیہ کے تین اساتذہ کے علاوہ ایک بیرونی سکول کے ٹیچر نے تقریر کی۔ ایک غیر احمدی وکیل صاحب نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے چند پہلو پیش کئے اور جماعت احمدیہ کی مساعی کو سراہا۔ مستورات بھی جلسہ میں شامل تھیں۔ خاکسار نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی تحریرات سے اقتباسات پیش کئے۔

نئے مبلغ کا استقبال

محترم مولوی جلال الدین صاحب قمر طہران کے راستے ۷ اپریل کو لُد ایئرپورٹ پہنچے ایک روز قبل ان کی تشریف آوری کی اطلاع مل چکی تھی۔ پانچ کاروں میں سوار احمدی مرد عورتیں محترم قمر صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ کے استقبال کے لئے مطار پر پہنچے۔ صدر صاحب جماعت کبابیر نے محترم مولوی صاحب کو اور صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے ان کی اہلیہ محترمہ کو پھولوں کے ہار پہنائے۔ ایک سو کلومیٹر کا فاصلہ

باتوں ہی باتوں میں کٹ گیا اور ہم واپس کبابیر پہنچ گئے۔ یہاں مسجد کے قریب سڑک پر عورتیں مرد بچے استقبال کے لئے موجود تھے محترم مولوی صاحب مع اہلیہ محترمہ پہلے بھی گیارہ سال یہاں رہ چکے ہیں۔ اس لئے تقریباً ساری جماعت سے انہیں تعارف ہے۔ جن بچوں نے ان سے مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کی تھی وہ اب بڑے ہو کر کاروبار میں مشغول ہیں۔ ان کی واپسی سے احباب و خواتین کو گونہ خوشی ہوئی ہے

اگلے دن ریڈیو اور ٹیلیویژن کا عملہ ہم دونوں مبلغین کے بیانات اور تصویریں لینے کے لئے دار التبلیغ پہنچ گیا۔ ریڈیو نے اسی روز شام کو اور ٹیلی ویژن نے اگلے روز بیانات نشر کئے جن کے ذریعہ سارے ملک میں بلکہ ملک سے باہر بھی جماعت کے مبلغین کے بارہ میں معلومات لوگوں تک پہنچا دیں ریڈیو والوں نے اس سے پہلے بھی خاکسار کے تاثرات ریکارڈ کر کے نشر کئے تھے۔ خاکسار نے بتایا تھا کہ گو مادی لحاظ سے ملک ترقی کر رہا ہے لیکن اخلاقی اور روحانی لحاظ سے تنزل بھی رونما ہے اور شاید مادی ترقی ہی اس کا باعث بن گئی ہو۔ مذہبی تعلیمات کی پابندی اس کا حقیقی علاج ہے اور مذہب لوگوں کے کردار کی اصلاح کے لئے یقیناً موثر اور مفید ہو سکتا ہے

انگریزی روزنامہ نے محترم تمر صاحب کی تشریف آوری کی خبر شائع کرنے کے بعد خاکسار کے متعلق لکھا کہ ذاتی وجوہ کی بنا پر تبلیغ کے کام سے استعفا دے دیا ہے۔ ۱۰؍اپریل کو خاکسار نے خط کے ذریعہ یروشلم پوسٹ کے ایڈیٹر صاحب کو وقفِ زندگی کا طریق سمجھایا اور ان کی خبر کی تردید کی۔ ۲۲؍اپریل کو انہوں نے یہ خط من وعن شائع کر دیا

مدرسہ احمدیہ

۲ ویں اپریل کو بچوں کے امتحانات کے نتائج کے سرٹیفیکیٹ تقسیم کرنے کی تقریب منائی گئی محترم قمر صاحب نے بچوں میں سرٹیفیکیٹ اور جنتری تقسیم کی اور طلبہ سے تعارف حاصل کیا سکول کھلنے پر ۸ مئی کو محترم مولوی صاحب حضرت پھر مدرسہ تشریف لے گئے اور جماعتوں میں جا کر ایک ایک بچہ طلبہ و طالبات سے متعارف ہوئے طریقِ تعلیم اور نصاب دیکھا اور اساتذہ سے گفتگو فرمائی۔

اس سال جماعت کی طرف سے بارہ ہزار پونڈ اور وزارتِ تعلیم کی طرف سے دس ہزار پونڈ عطیہ مدرسہ احمدیہ کو دیا گیا۔ تمام اساتذہ احمدی ہیں

عربی رسالہ

ماہوار رسالہ البشریٰ حسبِ معمول قارئین کی خدمت کرتا رہا۔ نومبر کے پرچہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کا مضمون تھا۔ اس لئے یہ رسالہ عیسائی سکولوں کے چالیس مراکز کو بھیجا گیا

ایک مرکز کے انچارج نے مزید لٹریچر اپنی لائبریری کے لئے منگوایا اور شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھا کہ انہیں اسلامی رسالہ کی جستجو تھی جواب پوری ہو گئی ہے۔ ایک شمارہ میں حج کے متعلق مضامین کعبہ کی تصویر کے ساتھ شائع کئے اور قربانیوں کے گوشت کو ڈبوں میں بند کر کے غرباء میں تقسیم کرنے کی تجویز پیش کی۔ دسمبر کے شمارہ سے سورۂ کہف کی تفسیر کا عربی ترجمہ شائع کرنا شروع کیا ہے جو خاص جاذبیت رکھتا ہے۔ ہانگ کانگ سے دو خریداروں نے پہلی بار چندہ بھجوایا۔ ایک اور صاحب نے بھی اشتراک کا اندازہ دریافت کیا ہے۔ انہیں رسالہ بھجوایا گیا تھا ایک سکول ٹیچر نے گزشتہ سال کے پرچے خریدے۔ اپریل کا شمارہ خاص نمبر تھا جسے چار ہزار کی تعداد میں چھپوایا گیا۔ اخراجاتِ طباعت مقامی جماعت نے برداشت کئے جو بارہ سو پونڈ اسرائیلی تھے۔ اس شمارہ میں غیر احمدی مصنفین علماء اور ادباء کی تحریرات جماعت کے بارہ میں شائع کی گئی ہیں۔ اسے بکثرت شائع کیا جا رہا ہے۔ ہمارے شیخ الوسرانہ صاحب بڑی مستعدی سے اسے غزہ اور اس کے مضافات میں پھیلا رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ اس سے اچھے نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔ احمدی احباب کے لئے بھی یہ مواد ایمان کی مضبوطی کا باعث ہوا ہے۔ مئی کے شمارہ میں عربی زبان کے اُمّ الالسنہ ہونے کے بارہ میں اداریہ مقالہ شائع کیا گیا ہے جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق محترم جناب محمد احمد صاحب مظہر کی تحقیق کی تفصیل پیش کی گئی ہے اور ایک مقامی شائع شدہ کتابچہ پر تنقید کی گئی ہے۔

بد رسوم کے خلاف اعلانِ جہاد

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بد رسوم کے خلاف اعلانِ جہاد کا عربی ترجمہ عید الاضحی کے خطبہ کے بعد پڑھ کر سنایا گیا۔ جبکہ احباب و خواتین کثرت سے نماز عید کے لئے جمع تھے۔ یہ اعلان مسجد کے باہر بورڈ پر بھی لکھا گیا۔ اور عربی رسالہ میں بھی شائع کیا گیا۔ خطباتِ جمعہ میں بھی ایسے امور کی نشاندہی کی جاتی رہی جو بد رسوم کے ذیل میں آتے ہیں اور احباب کو ان سے اجتناب کی نصیحت کی جاتی رہی۔ انفرادی طور پر گھروں میں جا کر تقریباً بیس احباب کو اس سلسلہ میں توجہ دلائی گئی

تعزیت

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت سید داؤد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جدائی کے صدموں کو یہاں کی جماعت نے گہرے غم و حزن کے ساتھ برداشت کیا۔ قلیل مدت میں سلسلہ کے دو بہترین خادم کی وفات ساری جماعت کے لئے رنج و الم کا باعث بنی

دونوں کے جنازہ ہائے غائب ادا کر کے ان کی مغفرت کے لئے دعا کی گئی۔ جماعت نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تعزیتی قرار دادیں بھجوائیں۔ جس روز حضور کی طرف سے حضرت میاں عزیز احمد صاحب کی وفات پر تعزیت کا جواب جماعت کو موصول ہوا۔ اسی روز حضرت میر داؤد احمد صاحب کی وفات پر قرار دادِ تعزیت بھجوائی گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خاکسار نے خطبہ جمعہ میں محترم میر صاحب کی عظیم خدمات کا ذکر کیا اور بتایا کہ کس طرح حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر اب تک یہ خاندان نسلاً بعد نسلٍ اسلام اور احمدیت کی خدمت میں مصروف چلا آ رہا ہے جو اپنے رنگ میں ساری جماعت کیلئے اسوۂ حسنہ ہے۔ دوستوں کو نصیحت کی کہ وہ بھی اسی طرح پشت در پشت خدمتِ سلسلہ کے لئے کمربستہ رہیں تا آنکہ اسلام کے آخری غلبہ کا زمانہ آن پہنچے۔

محترم میر صاحب کی وفات کے جلد بعد ایک دورہ کے سلسلہ میں تقریباً [illegible] کے ہمراہ بیت المقدس جانا ہوا۔ وہاں مسجد اقصیٰ اور قبہ صخرہ میں حضرت میاں عزیز احمد صاحب اور محترم میر صاحب کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے

متفرق

۱۸؍جنوری کو احمدیہ دار التبلیغ کی دوسری منزل کی بنیاد دعا کے ساتھ رکھی۔ احباب جماعت میں سے اکثر تعمیر کا کام جانتے ہیں اس لئے سبت کے دن فارغ وقت میں خود آ کر یہ خدمت آنریری طور پر بجا لاتے ہیں۔ تقریباً ڈیڑھ ماہ سیمنٹ کی نایابی کی وجہ سے کام رکا رہا۔ اب کام سرعت سے جاری ہے دیواریں چھت تک پہنچ گئی ہیں عنقریب چھت ڈال کر باقی کام مکمل کیا جائے گا۔ اس کام کے لئے رقم جماعت کی خواتین نے جمع کی تھی اور اب تک یہ سلسلہ جاری ہے

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب "چالیس جواہر پارے" کا عبرانی ترجمہ [illegible] ایک عرب موسیٰ اسعد صاحب کر رہے ہیں۔ ان کے بڑے بھائی عبد اللہ اسعد صاحب نے ایک رسالہ جماعت احمدیہ کے تعارف کے طور پر خاکسار کی زیر ہدایت عبرانی میں لکھا ہے۔ تصحیح اور نظر ثانی کے بعد اب اسے طبع کرایا جائے گا۔ اور سولہ صفحات پر مشتمل ہوگا۔ "چالیس جواہر پارے" کی تکمیل کے بعد کتابی صورت میں شائع کرائے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفرِ یورپ کے دوران بیت المقدس اور حیفا بھی تشریف لائے تھے۔ اور یہاں کے بعض جرائد نے حضور کی تشریف آوری کے ذکر کے ساتھ جماعت کے عقاید وغیرہ کے متعلق نوٹ بھی شائع کئے تھے۔ یہاں کے سرکاری مجلہ "الاخبار الاسلامیہ" کے ایڈیٹر صاحب نے یہ پرانے اقتباسات ہمیں بھجوائے تاکہ اس سلسلہ میں کچھ لکھنا چاہیں تو لکھ کر انہیں بھجوا دیں۔ خاکسار نے تاریخ احمدیت میں بیان کردہ واقعات کی روشنی میں ان کے متعلق نوٹ لکھ کر ایڈیٹر صاحب کو بھجوایا۔ اور بعض غلط بیانیوں کی اصلاح کی۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سفر ۱۹۲۴ء میں کیا تھا۔ اس کے پانچ سال بعد کبابیر اور حیفا میں جماعت کی بنیاد رکھی گئی تھی۔

عرصہ زیرِ رپورٹ میں دو احباب نے وصیت کی۔ ایک نے اسّی اور دوسرے سو پونڈ ماہانہ چندہ (اسرائیلی پونڈ) ادا کرنا شروع کر دیا ہے۔ ایک خاتون نے بھی وصیت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں تمام شرائط پورا کرنے کی توفیق بخشے۔ پہلی وصایا مرکز قادیان بھجوائی جا چکی ہیں۔ ایک وصیت کے کاغذات اس رپورٹ کے ہمراہ بھجوائے جا رہے ہیں۔

گزشتہ سال میں دس افراد نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی ان میں سے ایک بیروت یونیورسٹی کے طالبعلم ہیں بہت مخلص نوجوان اور علمی ذوق رکھنے والے ہیں۔ آجکل ہمارے مدرسہ احمدیہ میں بطور استاد خدمات بجا لا رہے ہیں۔ اور اپنے والدین اور دوستوں کو بھی تبلیغ کرتے رہتے ہیں

احباب اور قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ خاکسار کی مغفرت اور ستاری کے لئے دعا فرمائیں۔ جو تھوڑا عرصہ یہاں خدمت کرنے کی توفیق میسر آئی ہے اللہ تعالیٰ اپنے اندازہ فضل و کرم سے اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے اور اسلام کو غلبہ اور مسلمانوں کو سربلندی عطا فرمائے۔ اور خلافت کی عمومی برکات سے اقوامِ عالم کو متمتع فرمائے۔ نیز میرے قائم مقام محترم برادرم مولوی جلال الدین صاحب قمر کی صحت، عمر اور کامیابی کے لئے دعا جاری رکھیں انشاء اللہ بذریعہ ہوائی جہاز ۱۲؍مئی کو خاکسار مع اہلیہ نیروبی (مشرقی افریقہ) پہنچ جائے گا انشاء اللہ۔

درخواستہائے دعا:۔ ہمارے خانگی حالات کچھ ٹھیک نہیں ان کی بہتری کے لئے دعا فرمائی جائے۔ نیز بھائی اور ہمشیرہ کی شادیاں بہتر رنگ میں انجام پانے کے لئے بھی دعا فرمائی جائے خاکسار میر عبد الرؤف ماندوجن کشمیر

۲۔ میں اس سال ڈی ایڈ فرسٹ ایئر کے امتحان میں شامل ہوا ہوں۔ احباب کرام میری اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار بشارت احمد لشارق
[illegible] کشمیر

مختلف مقامات پر جلسہ ہائے یوم خلافت

جماعت احمدیہ بمبئی

مورخہ ۲۷ر مئی ۱۹۷۳ء بعد نماز عصر الحق بلڈنگ میں جماعت احمدیہ بمبئی کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا تاکہ یوم خلافت منایا جائے۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم محمد سلیمان صاحب صدر جماعت نے فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم شیخ یوسف علی صاحب عرفانی نے مسئلہ خلافت کی اہمیت اور برکات پر تقریر فرماتے ہوئے احباب کرام کو نصیحت کی کہ وہ ہمیشہ دامنِ خلافت سے وابستہ رہیں کہ اسی میں خیر و برکت ہے

بعد ازاں خاکسار نے جماعت احمدیہ میں نظام خلافت کے قیام پر تقریر کی۔ اور احباب کو بتایا کہ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مسلمانوں کا پہلا اجماع خلافت پر ہوا اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ متفقہ طور پر پہلے خلیفہ منتخب ہوئے اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپؑ کے تحریر فرمودہ رسالہ "الوصیت" کے مطابق جماعت احمدیہ کا پہلا اجماع جماعت میں نظامِ خلافت کے قیام پر ہوا اور متفقہ طور پر حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعودؑ کے پہلے خلیفہ منتخب ہوئے۔ اور آپ قدرتِ ثانیہ کے مظہر تھے۔

حضرت خلیفہ اوّل کی وفات کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کا مبارک دورِ خلافت نصف صدی سے زاید عرصہ تک ممتد رہا اور حضور کے مبارک عہدِ خلافت میں ایک طرف نظام جماعت مستحکم ہوا تو دوسری طرف احمدیت کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وفات نومبر ۱۹۶۵ء کے بعد اب خلافتِ ثالثہ کا دور ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے مبارک عہدِ خلافت میں جماعتی اقبال و ترقی کی ہر روز بشارتیں اور خوشخبریاں مل رہی ہیں اور مبائعین کے اموال و نفوس میں بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے برکت پر برکت مل رہی ہے۔ اس لئے ہمیں خلافت کے دامن سے ہمیشہ وابستہ رہ کر خدا کی برکات کا مستحق و مورد بنتے رہنا چاہیئے۔

اس اجلاس کے اختتام پر مکرم سی منیر احمد صاحب مالاباری نے اپنی شادی کی خوشی میں احباب جماعت کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کی شادی خانہ آبادی کو ہر طرح مبارک کرے۔ آمین

خاکسار شریف احمد امینی مبلغ بمبئی

جماعت احمدیہ شاد نگر۔ آندھرا

مورخہ ۲۷ر مئی بروز اتوار ۹ بجے صبح خاکسار کی زیر صدارت یوم خلافت کا جلسہ منعقد ہوا۔ سب سے قبل خاکسار نے مختصراً خلافت کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔ کارروائی کا آغاز جناب محی الدین صاحب غوری کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ طیبہ جعفر حسین نے نظم خوانی کی۔ عزیزی اشفاق احمد کی تقریر بعنوان "خلافت کی ضرورت" ہوئی۔ عزیزی ابرار احمد نے نظم "سلام بحضور خیر الانام" سنائی۔ مکرم منور غوری صاحب کی تقریر "خلافت کی اہمیت" کے عنوان پر ہوئی موصوف نے اپنی تقریر میں خلافت کے اہم ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد عزیزی حفیظ اللہ غوری نے نظم بعنوان شانِ اسلام سنائی۔ عزیزی طیبہ اور منیر النساء نے مل کر نظم پڑھی۔ اس کے بعد خاکسار نے آیت استخلاف پر تقریر کی اور مختصراً اللہ تعالےٰ کے ان وعدوں پر روشنی ڈالی جو خلافت کے ذریعہ پورے ہونے والے تھے جلسہ میں مقامی احمدیوں کے علاوہ بہت سے غیر احمدی اور غیر مسلم احباب بھی موجود تھے۔ دعا اور چائے نوشی کے بعد جلسہ برخاست ہوا

خاکسار سید جعفر حسین ایڈووکیٹ شاد نگر

جماعت احمدیہ برہ پورہ

مرکز کی ہدایت کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۷ر مئی کو بعد نماز مغرب و عشاء احمدیہ مسجد میں یوم خلافت کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں تمام احباب جماعت و مستورات کے شریک ہونے کے لئے خاکسار نے گزشتہ جمعہ پر خاص طور سے اعلان کر دیا تھا۔ کافی تعداد میں افرادِ جماعت آئے۔ جلسہ ۷ بجے شام مکرم سید فیروز الدین صاحب سیکرٹری مال کی صدارت میں مکرم محمد شمیم الدین صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور عزیزی انور رضا خاں کی نظم سے شروع ہوا۔ مکرم محمد اظہر خاں صاحب بی اے آنرز نے "مسلمان اور خلافت" کے موضوع پر ایک پُر از معلومات تقریر کی۔ عزیزی سید عبدالرفیع نے ورثمین سے ایک نظم ترنم سے پڑھی اس کے بعد عزیزی محمد سراج احمد نے بھی درثمین سے نظم پڑھی مکرم عبدالقیوم صاحب نے "عقایدِ احمدیت" پڑھ کر سنائے اور لوگوں کی توجہ اس طرف مبذول کروانے کی کوشش کی کہ عقاید کے بارہ میں ہمارے مخالفین غلط افواہیں پھیلاتے رہتے ہیں اور غلط عقاید ہماری طرف منسوب کرتے ہیں حالانکہ ہمارے عقاید وہی ہیں جو حقیقی اسلام کے ہیں مکرم سید عبدالغنی صاحب نے لفظ "خلیفہ" کے حقیقی معنی سے احباب کو روشناس کرایا۔ خاکسار نے ثاقب زیروی صاحب کی ایک نظم بعنوان "جوشِ احمدیت" سنائی۔

مکرم عبدالقیوم صاحب نے "برکاتِ خلافت" کے موضوع پر ایک تقریر انگریزی زبان میں کی۔ اور عمدہ زبان میں سلجھے ہوئے انداز میں اسے سمجھایا۔ سب سے آخر میں خاکسار نے "خلافت کی ضرورت و اہمیت" کے موضوع پر تقریر کی۔ خاکسار نے آیتِ استخلاف پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالےٰ کا یہ انعام مسلمانوں کے لئے رہتی دنیا تک کے لئے ہے بشرطیکہ مسلمان ایمان اور اعمال صالحہ پر قائم ہو جائیں اور چونکہ اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ اٹل ہے اور دائمی ہے۔ اس لئے جب جماعت احمدیہ نے ایمان اور اعمالِ صالحہ کے ساتھ نظامِ خلافت کو اپنے اندر قائم کیا تو اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کو نوازا۔ اور تیزی کے ساتھ ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ اب مسلمانوں کے لئے یہ سوچنے کا مقام ہے کہ وہ آسمانی دعوت کو قبول کرتے ہوئے جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر اس انعام سے مستفید ہوں اور اپنی بگڑی بنا لیں۔ یا پھر اس الٰہی جماعت سے الگ رہ کر اپنی رسوائی کا سامان کر لیں۔ اور دنیا میں متفرق اور منتشر رہیں۔ آخر میں پھر مکرم سید عبدالغنی صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کے چند دعائیہ اشعار ترنم سے سنائے۔

یہاں یہ امر بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ اللہ تعالےٰ کا خاص فضل ہے کہ جماعت احمدیہ برہ پورہ جس کی اکثریت تعلیم یافتہ اور سمجھدار نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ دینی خدمت کا خاص جذبہ اپنے اندر رکھتی ہے۔ یہاں تک کہ اس جماعت کی خواتین بھی خدا کے فضل سے دینی جذبہ رکھتی ہیں۔ چنانچہ محترمہ عائشہ خاتون صاحبہ نے ۲۵۰ روپیہ خرچ کر کے مسجد احمدیہ میں بجلی لگوانے کا انتظام فرمایا ہے اور ساتھ ہی انہوں نے ۳۶۰ روپیہ کے خرچ سے مسجد میں بجلی کا ایک پنکھا لگوانے کی توفیق بھی پائی ہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ اس کے علاوہ جماعت کے مخلص افراد نے چندہ جمع کر کے ۸۵۰ روپے کی لاگت سے ایک اعلیٰ قسم کا مائیکروفون بھی خرید کیا ہے۔ جس سے جماعت کو تبلیغی و تربیتی جلسے منعقد کرنے میں کافی سہولت مل رہی ہے۔ الحمد للہ۔ ہمارا یہ جلسہ خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ چند غیر از جماعت بھائیوں اور بہنوں نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے اور ہمارے غیر احمدی بھائیوں کو سنجیدگی سے احمدیت پر غور کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار محمد عبدالباقی صدر جماعت احمدیہ برہ پورہ

جماعت احمدیہ پینگاڑی۔ کیرالہ

مورخہ ۲۷ر مئی بروز اتوار نماز مغرب و عشاء کے بعد پینگاڑی کی مسجد احمدیہ میں "یوم خلافت" کا بابرکت پروگرام زیر صدارت مکرم پی عبدالرحیم صاحب شروع ہوا۔ مکرم پی وی عبداللہ صاحب کنجی نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ خلافت کی برکات و اہمیت کے متعلق مکرم صدر صاحب۔ مکرم مولوی سی پی علی کٹی صاحب معلم وقفِ جدید۔ مکرم سی ایچ عبدالقادر صاحب۔ مکرم پی محمد احمد صاحب اور مکرم ایم محمد صاحب آف کالیکٹ نے تقاریر کیں۔ مستورات بھی پردہ کی رعایت سے شریک ہوئیں۔ دعا کے بعد رات سوا نو بجے جلسہ ختم ہوا

خاکسار ابن کنجی احمد سیکرٹری تبلیغ و تربیت پینگاڑی

جماعت احمدیہ کوڈالی۔ کیرالہ

یہاں جلسہ یوم خلافت ۲۷ر مئی کو بروز اتوار بعد نماز عشاء مکرم سی مبارک احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ کی صدارت میں منعقد ہوا ابشر نو ظفر احمد کی تلاوت اور ای دی عبدالواحد صاحب کی اردو نظم اور خاکسار کی ملایالم نظم خوانی کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم صدر صاحب نے خلافت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم سی برکت اللہ صاحب سیکرٹری مال۔ مکرم عبدالواحد صاحب اور خاکسار کی تقریریں ہوئیں۔ مستورات بھی جلسہ میں شریک ہوئیں۔ صدارتی تقریر اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار کے ایم محی الدین سیکرٹری تبلیغ کوڈالی

درویش فنڈ

جماعت کے کئی مخلص احباب کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے توفیق عطا فرمائی ہے اور انہوں نے مالی سال کے شروع ہوتے ہی اپنے وعدوں کی پوری رقم ادا کر کے قابل قدر تعاون فرمایا ہے اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے اخلاص، اموال اور نفوس میں برکت بخشے۔ آمین۔ احساس فرض اور درویشوں کے ساتھ ہمدردی کا تقاضا ہے کہ احباب کرام کسی قدر تکلیف اٹھا کر بھی اپنے وعدوں کی رقوم جلد از جلد ادا فرما کر ممنون فرمادیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

— درخواست دعا —

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ متواتر اڑھائی ماہ سے بعارضہ بخار بیمار چلی آرہی ہیں۔ درمیان میں چند روز بخار نارمل ہو گیا تھا مگر ایک ماہ سے پھر وہی کیفیت ہے۔ علاج میں تو کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی گئی لیکن شفا اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔ احباب کرام سے دعا کی خصوصی درخواست ہے۔ خاکسار رشید احمد گجراتی درویش قادیان

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ آئندہ ماہ جولائی ۷۳ء میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ بذریعہ اخبار بدر بطور یاددہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ اخبار بدر پہلی فرصت میں ادا کریں۔ تاکہ آئندہ آپ کے نام اخبار جاری رہ سکے۔ اور ایسا نہ ہو کہ آپ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے آپ کا اخبار بند ہو جائے۔ اور کچھ وقت کے لئے مرکزی حالات اور اہم ضروری اعلانات اور علمی مضامین کی آگاہی اور استفادہ سے محروم ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو آمین۔

مینیجر بدر قادیان

نمبر خریداری	اسماء خریداران	نمبر خریداری	اسماء خریداران
۱۰۱۰	ڈاکٹر محمد سعید صاحب	۱۸۰۴	ایم۔ شفیع اللہ صاحب بنگلور
۱۰۲۷	میر عبد الجلیل صاحب	۱۸۰۶	دفتر خدام الاحمدیہ ہاری پاری گام
۱۰۴۶	سید حمید اللہ صاحب	۱۸۵۵	سارہ بی صاحبہ شوراپور۔
۱۰۶۴	ڈسٹرکٹ لائبریری اننت ناگ	۱۸۷۴	کرنل فاروق لائبریری کانپور
۱۰۶۸	مولوی مہتاب خاں صاحب	۱۹۶۴	نواب عبد الرحیم صاحب خالد مالیرکوٹلہ
۱۰۷۵	حبیب صاحب حسن پور	۲۰۳۰	سراج الدین قمر صاحب
۱۰۸۲	حافظ صالح محمد الہ دین صاحب سکندرآباد	۲۱۰۲	جمال صاحب ستی سرینگر
۱۱۱۸	ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ٹی ٹی سکول اننت ناگ	۲۱۲۶	لائبریرین عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد
۱۱۷۸	غلام احمد صاحب بانڈی پورہ	۲۱۲۷	مینیجر نیشنل لیتھو پریس یادگیر
۱۱۷۹	شیخ عبد الستار صاحب	۲۱۲۸	محمود اللہ خان صاحب
۱۲۱۸	سیکرٹری ڈسٹرکٹ سنٹرل لائبریری کرنول	۲۱۲۹	مجیب الرحمٰن خان صاحب
۱۲۳۰	حافظ صالح محمد الہ دین صاحب حیدرآباد	۲۱۳۰	سید شہاب الحق صاحب
۱۲۵۲	شیخ علی صاحب ٹیلر ظہیر آباد	۲۱۳۱	جانثن شاہ صاحب بٹالہ
۱۳۲۵	سید نصرت عالم صاحب	۲۱۳۲	ابرار محمد صاحب مسکرا
۱۳۵۲	شاہ محمود احمد صاحب	۲۱۳۳	مبارک احمد صاحب ظفر کنی پورہ
۱۳۸۵	محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی	۲۱۳۴	محمد یحیٰ صاحب میمن گڑی
۱۴۶۶	شیخ محمود علی صاحب بھدرک	۲۱۳۵	نثار احمد صاحب چترا درگا۔
۱۵۰۳	ممتاز حسین صاحب	۲۱۳۸	لنگرٹے کریم صاحب میسور
۱۵۴۲	سردار سوہن سنگھ صاحب جالندھر	۲۱۳۹	عبد القادر صاحب حیدرآباد
۱۵۷۵	خواجہ عبد الواحد صاحب انصاری	۲۱۴۰	شمیم نصرتی صاحب حیدرآباد
۱۵۹۱	یو۔ ابوبکر صاحب مرزہ۔	۲۱۴۱	سید موسیٰ کلیم صاحب حیدرآباد
۱۶۴۱	محمد نور الحق صاحب	۲۱۴۲	ایس۔ اے۔ حکیم صاحب ؍؍
۱۶۵۰	نذیر احمد صاحب پورٹ بلیر	۲۱۴۳	ڈاکٹر عبد الصمد صاحب ؍؍
۱۷۷۵	سید نصرت المجتبیٰ صاحب	۲۲۴۱	سید فضل امام صاحب
۱۷۹۴	ایم۔ ایس۔ قادر صاحب شموگہ۔	۲۲۴۲	محمد نصیر احمد صاحب ظہیر آباد

بقیہ اخبار احمدیہ

★— حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔

قادیان ۵؍احسان (جون)۔ مورخہ ۳؍جون کو بعد نماز عصر مہمان خانہ میں مدرسہ احمدیہ قادیان کی طرف سے گورداسپور میں امتحان مولوی فاضل دینے جانے والے طلباء کو اعزازی ٹی پارٹی دی گئی جس میں دیگر اساتذہ کرام مدرسہ احمدیہ وطلباء جامعہ احمدیہ کے علاوہ محترم حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ و مکرم منظور احمد صاحب سوز ناظر تعلیم نے شرکت فرمائی۔ عزیز طلیر احمد خادم کی تلاوت کلام پاک اور مظفر احمد صاحب اقبال کی نظم خوانی کے بعد محمد عمر صاحب نے ایڈریس پیش کیا۔ بعدہٗ مکرم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے خطاب فرمایا۔ اس کے بعد محترم حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ بعد دعا یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

پروگرام دورہ مکرم مولوی رفیق احمد صاحب انسپکٹر بیت المال

صوبہ یو۔پی۔

جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ یو۔پی۔ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مکرم مولوی رفیق احمد صاحب انسپکٹر بیت المال مورخہ ۱۶؍۶ سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات لازمی و دیگر کے سلسلہ میں روانہ ہو رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں جملہ عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف سے کماحقہٗ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
۱	ننگلہ گھنو	۱۶-۶-۷۳	۱	۱۷-۶-۷۳
۲	علی پور کھیڑہ مین پوری	۱۷-۶-۷۳	۱	۱۸-۶-۷۳
۳	صالح نگر براستہ آگرہ	۱۸-۶-۷۳	۱	۱۹-۶-۷۳
۴	ساندھن	۱۹-۶-۷۳	۱	۲۰-۶-۷۳
۵	جے پور (راجستھان)	۲۱-۶-۷۳	۱	۲۲-۶-۷۳
۶	کامٹا	۲۳-۶-۷۳	۱	۲۴-۶-۷۳
۷	بریلی	۲۶-۶-۷۳	۱	۲۷-۶-۷۳
۸	شاہجہانپور۔ اودے پور کٹیا۔ بودھی پور	۲۷-۶-۷۳	۳	۳۰-۶-۷۳
۹	کانپور۔ بہوا	۱-۷-۷۳	۲	۳-۷-۷۳
۱۰	مووھا	۳-۷-۷۳	۱	۴-۷-۷۳
۱۱	مسکرا	۴-۷-۷۳	۱	۵-۷-۷۳
۱۲	راٹھ	۵-۷-۷۳	۱	۶-۷-۷۳
۱۳	بنارس براستہ کانپور	۷-۷-۷۳	۱	۸-۷-۷۳
۱۴	بھدوہی	۸-۷-۷۳	½	۹-۷-۷۳
۱۵	فیض آباد	۹-۷-۷۳	۱	۱۰-۷-۷۳
۱۶	گونڈہ	۱۰-۷-۷۳	۱	۱۱-۷-۷۳
۱۷	لکھنؤ	۱۱-۷-۷۳	۱	۱۲-۷-۷۳
۱۸	سردار نگر براستہ مرادآباد	۱۳-۷-۷۳	۱	۱۴-۷-۷۳
۱۹	امروہہ	۱۴-۷-۷۳	۲	۱۶-۷-۷۳
۲۰	دہلی	۱۷-۷-۷۳	۲	۱۹-۷-۷۳
۲۱	میرٹھ	۱۹-۷-۷۳	۱	۲۰-۷-۷۳
۲۲	انچولی	۲۰-۷-۷۳	۱	۲۱-۷-۷۳
۲۳	انبیٹہ براستہ مظفر نگر شاملی	۲۱-۷-۷۳	۱	۲۲-۷-۷۳
۲۴	بہادر آباد	۲۲-۷-۷۳	۱	۲۳-۷-۷۳
۲۵	بیجو پورہ	۲۳-۷-۷۳	۱	۲۴-۷-۷۳
۲۶	قادیان براستہ سہارنپور	۲۵-۷-۷۳	—	—

درخواست ہائے دعا

(۱)— خاکسار کی سب سے چھوٹی بچی بشریٰ شمیم امسال میڈیکل کمپیٹیشن ٹسٹ دینے جارہی ہیں۔ میں تمام احباب جماعت سے ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دردمندانہ دعاؤں کی درخواست کرتی ہوں۔ خاکسار: عذرا شمیم۔ آرہ۔ بہار۔

(۲)— خاکسار کا لڑکا شیخ حلیم الدین امسال بی۔ اے آنرز کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار شیخ عزیز الدین احمد کٹک

افادیت ایمان

ارشاد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء:—

"میں اخبار کے فائدہ کیلئے نہیں بلکہ آپ لوگوں کے ایمانوں اور آپکے ہمسایوں کے ایمان کے فائدہ کیلئے کہہ رہا ہوں کہ آپ لوگ اخبارات خریدیں۔"

مینیجر بدر قادیان

ایک ضروری اعلان

ہندوستان بھر کے اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ آزاد کشمیر کی اسمبلی نے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا ہے وغیرہ۔ کئی احباب اور مبلغین کرام کی طرف سے اس خبر کے تراشے نظارت میں موصول ہوئے ہیں۔ بذریعہ اعلان ہذا احباب جماعت اور مبلغینِ کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ جتنا بھی ممکن ہو اس خبر کے کٹنگ (تراشے) نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں خواہ کسی بھی زبان کا اخبار ہو، اس کو کٹنگ اس تفصیل کے ساتھ کہ کس اخبار کی کس اشاعت میں کونسے صفحہ کے کس کالم کا یہ کٹنگ ہے۔ جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ بہت سے دوستوں نے اس خبر کی اطلاع تو دی ہے لیکن اخبار کا کٹنگ نہیں بھیجا۔ جو بڑا ضروری ہے۔ جن دوستوں نے اس سے قبل کٹنگ بھجوا دیا ہے ان کو دوبارہ بھجوانے کی ضرورت نہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اعلان برائے ناصرات الاحمدیہ بھارت

ناصرات الاحمدیہ کے تینوں گروپس کے امتحان کی تاریخ دس جون مقرر کی گئی تھی۔ لیکن صدر لجنات کے اصرار پر تاریخ بڑھائی جا رہی ہے۔ اس لئے اب امتحان ناصرات الاحمدیہ مورخہ پانچ اگست بروز اتوار ہوگا۔ تمام نگران ناصرات الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنی ناصرات کے تینوں گروپس کی تعداد کے متعلق جلدی ایک ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دیں۔ تاکہ مقررہ تعداد میں ان کو پرچہ جات بھجوائے جائیں۔ ابھی تک کسی ناصرات کی معین تعداد نہیں آئی۔ نیز بچیوں کو اچھی طرح تیاری کروائی جائے تا بچیاں سلسلہ احمدیہ کی تاریخ سے واقف ہوں۔

نوٹ :۔ لجنہ اماء اللہ کا امتحان یکم جولائی کو ہی ہوگا۔ ہر لجنہ کی صدر اپنی امتحان دینے والیوں کی تعداد سے جلد از جلد اطلاع دیں۔

خاکسار: امۃ القدوس

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

محترم سید میر داؤد احمد صاحب کے سانحہ ارتحال پر قرار دادہائے تعزیت

بعض جماعتوں اور افراد کی طرف سے حضرت سید میر داؤد احمد صاحب کی وفات پر قرار دادہائے تعزیت اور خطوط ملے ہیں۔ جن کی فہرست درج ذیل ہے :-

خاکسار: امۃ القدوس۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

(۱) لجنہ اماء اللہ حیدرآباد — قرار داد تعزیت
(۲) ″ ″ ″ سکندرآباد — ″
(۳) ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ مدراس — چٹھی
(۴) رضیہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ کلکتہ — ″
(۵) مکرم شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ آسنور — ″
(۶) رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ سیٹھ عبد الصمد صاحب یادگیر — ″
(۷) بیگم صاحبہ سیٹھ عبد الحی صاحب مرحوم — ″
(۸) محترمہ امۃ الباری صاحبہ شاہجہانپور — ″
(۹) امۃ السلیم نجمہ سیکرٹری لجنہ یادگیر — ″
(۱۰) بیگم صاحبہ سید فضل احمد صاحب پٹنہ — چٹھی
(۱۱) مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ پونچھ — ″
(۱۲) محترمہ نجمی مبارک صاحبہ بھاگلپور — ″
(۱۳) ″ حبیبہ بیگم صاحبہ بھونیشور — ″
(۱۴) ″ اختر بیگم صاحبہ صدر لجنہ بنگلور — ″
(۱۵) ″ محبوب ظفر مند سیکرٹری لجنہ شاہجہانپور — ″
(۱۶) ″ بیگم صاحبہ سیٹھ نثار احمد صاحب یادگیر — ″
(۱۷) ″ بیگم صاحبہ سیٹھ محمد الیاس صاحب حیدرآباد — ″

چندہ وقفِ جدید

مجالس اطفال الاحمدیہ و ناصرات الاحمدیہ متوجہ ہوں

دوستوں کو علم ہوگا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقفِ جدید کی تحریک کو بچوں میں مقبول بنانے اور ان پر اس تحریک کی ذمہ داری ڈالنے کی طرف متواتر توجہ دلائی ہے۔ اور متواتر تحریک فرمائی ہے۔ اب ہر جماعت کے افراد کا فرض ہے کہ وہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے اپنے اپنے حلقہ میں ہر بچہ سے اس کا وعدہ لیں۔ اور ان کی فہرستیں بنا کر جلد از جلد دفتر وقفِ جدید قادیان کو ارسال فرما دیں۔ یہ کام اس قدر اہم اور نتیجہ خیز ہے کہ شاید عہدیدار بھی ابھی اس کی اہمیت کو نہ سمجھیں۔ مگر جوں جوں وقت گزرتا جائے گا وہ محسوس کریں گے کہ یہ تحریک آسمانی تھی اور ہے۔ اور یہ کہ اس پر عمل دینی اور دنیوی برکات کا موجب ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے بچوں کو بھی اور بڑوں کو بھی دین کی خدمت کے لئے ایک نیا عزم، نیا جوش اور نیا ولولہ عطا فرمائے آمین۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

درخواست ہائے دعا

(۱)۔ خاکسار کی ہمشیرہ بی۔ اے فائینل کا امتحان دے رہی ہیں احباب سے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: قریشی عبد الحکیم گلبرگہ۔

(۲) خاکسار اور خاکسار کے بھائی سید تنویر احمد صاحب امسال بی۔ اے فائینل کے امتحان میں شریک ہونے والے ہیں ہم دونوں کی شاندار کامیابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار سید نیر احمد حال مقیم بھونیشور۔

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ نمبر ۱۲

کسرومر لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں:۔

AZAD TRADING CORPORATION,
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA-12.

اعلانِ قضاء

مولوی عبید الرحمٰن صاحب فانی مرحوم کے بیوی بچوں نے ترکہ کی تقسیم کا دعویٰ کیا ہے۔ اگر ان دو وارثان کے علاوہ کوئی وارث ہو تو ایک ماہ کے اندر اندر قضاء میں اطلاع دے کر ورثہ لے سکتا ہے۔

ناظم قضاء سلسلہ احمدیہ قادیان

ہر قسم کے پرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالٹی اعلیٰ — نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ نمبر ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

23-1652
23-5222 } فون نمبرز { "AUTOCENTRE" تار کا پتہ